نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عرصے سے احباب مجھے مشورہ دے رہے تھے کہ آپ اسلامی مہینوں کی مختصر فضیلت اور بزرگان دین کے اعراس کی تاریخوں کو ایک جگہ جمع کریں۔ لہذا آج اس کام کا آغاز کر رہا ہوں۔ جس میں ہر اسلامی مہینے کی فضیلت، نفلی عبادات اور بزرگان دین کے اعراس کی تاریخوں کو ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی ہے۔

اسلامی سال کی ابتداء اور اہمیت

تاریخ کے لئے ایک سن مقرر کرنے کا رواج بہت پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں کسی مشہور اور اہم واقعہ سے سال کا شمار ہوتا ہے۔ کہیں بادشاہوں کی تخت نشینی سے، کہیں کسی حادثہ سے، کہیں کسی میلے ٹھیلے سے، کبھی یہ شمار ملکی فتوحات سے اور کبھی ارضی و سماوی تغیرات (زلزلہ، سیلاب وغیرہ) سے ہوتا ہے، مثلاً ہندوستان کے مختلف حصوں میں راجہ بکرماجیت کے جشن تخت نشینی سے بکرمی کا رواج ہے، غرضیکہ تاریخ کے لئے سن کا استعمال کوئی نئی چیز نہیں، بلکہ اس کا رواج بہت قدیم ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور ﷺ تک ہر نبی کی اُمّت میں اس کا مختلف طریقوں سے استعمال رہا ہے۔

چنانچہ شروع میں حضرت آدم علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر اترنے کا سن مقرر کیا گیا، پھر طوفان نوح کے واقعہ کو بطور سن مقرر کیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متبعین (اتباع کرنے

والوں) نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے واقعہ کو مقرر کیا، حضرت یوسف علیہ السلام کے متبعین نے ان کے مصر میں وزیر بننے کے واقعہ کو مقرر کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متبعین نے بنی اسرائیل کے فرعون سے خلاصی پانے کے زمانے کو مقرر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے زمانے کو مقرر کیا اور یہ واقعات بطور سن یکے بعد دیگرے مقرر ہوتے رہے تھے۔اس کے بعد ہر قوم اپنے علاقہ میں کسی اہم واقعہ کو سن قرار دیتی تھی، مثلاً عرب کے لوگ ابتداء میں تعمیر کعبہ اور مشہور واقعات وشخصیات کے اعتبار سے سن شمار کرتے تھے۔ جیسے کعب بن لوئی کی وفات، جنگ بسوس، جنگ داحس، جنگ غبراء، جنگ ذی قار، جنگ فجار وغیرہ کو۔

(یہ مختلف جنگوں کے نام ہیں اور کعب بن لوئی عرب کی مشہور شخصیت ہیں جو حضور ﷺ کی بعثت سے پانچ سو برس پہلے ہوئے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں بھی بت پرستی سے محفوظ رکھا تھا)　　　(معارف القرآن، ج8،ص440،تفسیر سورۂ جمعہ)

حضور ﷺ سے پہلے غیر عربیوں میں شمسی نظام رائج تھا (جو موجودہ مروجہ شمسی نظام کی ترتیب اور تفصیل سے مختلف تھا) اور عرب میں مہینے تو قمری رائج تھے مگر سن عمومی سطح پر باضابطہ کوئی متعین نہیں تھا اور اس وقت عربوں کی اندرونی زندگی جاہلیت کی وجہ سے اس قدر متمدن نہیں تھی کہ حساب وکتاب کی وسیع پیمانہ پر ضرورت ہوتی۔موسموں، یادداشتوں اور دوسرے اوقات و واقعات کی حفاظت کے لئے مشہور واقعہ لے لیتے تھے اور اس سے وقت کا حساب لگا لیتے تھے، اس لئے دور جاہلیت میں مختلف سنوں کے نام ملتے ہیں۔

یہاں تک کہ حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو اس کے بعد پھر نبوت کے سن سے یا حضور ﷺ کے حجۃ الوداع (آخری حج) وغیرہ سے تخمینہ لگا لیا جاتا تھا مگر پھر بھی باقاعدہ سن نہیں تھا اور اس کی اس وقت اتنی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی تھی پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور

شروع ہوا تو مفتوحہ ملکوں اور علاقوں کی وسعت زیادہ ہوگئی اور حکومت کا نظام پھیل گیا۔ حساب و کتاب وغیرہ کے معاملات وسیع ہو گئے تو ضرورت پیش آئی کہ مسلمانوں کے لئے اجتماعی طور پر کوئی علیحدہ با قاعدہ سن مقرر ہونا چاہئے۔

ہجرت کا سولہواں یا سترہواں سال تھا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک رسید پیش کی گئی جس میں لکھا تھا کہ فلاں شخص ماہ شعبان میں فلاں شخص کو اس کے ذمہ واجب الادا رقم واپس کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رسید کو پڑھا اور دریافت کیا کہ کون سا شعبان، اس سال میں آنے والا شعبان یا گزشتہ سال کا شعبان یا آئندہ سال کا شعبان۔ آپ نے محسوس کیا کہ جب تک سال کا تعین نہ ہو تو اس وقت تک لوگ اپنے کاروبار میں اور لین دین میں طرح طرح کی پریشانیوں کا شکار ہوتے رہیں گے۔ اس گتھی کو سلجھانے کے لئے آپ نے اپنی مجلس مشاورت کا اجلاس طلب کیا۔ فرمایا کہ ہمیں اپنا ایک سن مقرر کرنا چاہئے جس کے مطابق لین دین وغیرہ کے سلسلہ میں حتمی تاریخوں کا تعین کیا جا سکے۔ اس کے بارے میں اپنا مشورہ دو۔ ایک صاحب نے مشورہ دیا کہ ہم اہل فارس کے کلینڈر کو اپنے ملک میں نافذ کر دیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ رائے پسند نہ آئی۔ کسی دوسرے صاحب نے رومیوں کے کلینڈر کو اپنانے کی تجویز پیش کی، آپ نے اس تجویز کو بھی مسترد کر دیا۔ کسی صاحب نے حضور ﷺ کے یوم ولادت کو اپنی تاریخ کے آغاز کے لئے اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ کسی نے حضور ﷺ کے بعثت کے سال کو اور کسی نے حضور ﷺ کے سال وفات کو، کسی صاحب نے واقعہ ہجرت سے، اسلامی سن کی ابتداء مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو واقعہ ہجرت سے اسلامی سن کی ابتداء کرنے کی تجویز پسند آئی۔ کیونکہ واقعہ ہجرت سے ہی سرکار دو عالم ﷺ کی عظمت و شوکت اور دین اسلام کی ترقی و سربلندی کے عہد کا آغاز ہوا، تمام حاضرین نے اتفاق رائے سے اس تجویز کو منظور کر لیا۔

قال البخاری فی صحیحه التاریخ ومتیٰ ارخوا التاریخ

حدثنا عبداللہ ابن مسلم حدثنا عبدالعزیز عن ابیه عن سهل بن سعد قال ماعدوا من مبعث النبی ﷺ ولا من وفاته ماعدوا الا من مقدمه المدینة

''امام بخاری، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے نہ حضور ﷺ کی بعثت کے سال سے اور نہ وفات کے سال سے اپنے سن کا آغاز کیا بلکہ حضور ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے اپنے سن کا آغاز کیا'' (سیرت ابن کثیر، ج2، بحوالہ ضیاء النبی، ج3، ص146-147)

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظیم جماعت سے (کہ جن کا ذہن، سوچ اور دل دماغ نبوت کے مزاج میں ڈھلے ہوئے تھے، جو کہ خدا کے چنے ہوئے بندے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ راضی ہیں) مشورہ کر کے سن ہجری کا تقرر کیا، جو آج تک الحمدللہ جاری ہے۔

(تفصیل ملاحظہ ہو، المنتظم لابن الجوزی، ج2، ص3)

لیکن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سن ہجری کی ابتداء خود حضور ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کی حیات ہی میں بلکہ ہجرت کے وقت ہی ہو چکی تھی، بعض حضرات نے اسی کو زیادہ راجح قرار دیا ہے، البتہ سرکاری مراسلات میں تاریخ کا باضابطہ اندراج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لازمی قرار دیا گیا تھا (عہد نبوت کے ماہ وسال ص130، وتقویم تاریخی)

''اس (ہجرت کے) وقت حضور ﷺ کے حکم سے اسلامی تاریخ کی ابتداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی اور اس کا پہلا مہینہ محرم کو قرار دیا'' (سیرت خاتم الانبیاء مع حاشیہ ص83-84)

شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ ''الشماریخ فی علم التاریخ'' میں اسی کی تائید کی ہے

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، الشماریخ فی علم التاریخ'' ص6-7، ذکر مبدأ التاریخ الہجری)

اگر اس روایت کو لیا جائے جس کے مطابق حضور ﷺ کے حکم سے ہی سن ہجری کا آغاز ہو گیا تھا (جبکہ اس روایت کو بعض حضرات نے زیادہ راجح بھی قرار دیا ہے) تب تو سن ہجری کے سنت ہونے میں کوئی شبہ اور کلام ہی باقی نہیں رہ جاتا۔

لیکن اگر بالفرض اس روایت کو معتبر نہ بھی مانا جائے بلکہ پہلی روایت کو ہی معتبر مانا جائے اور یہ کہا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں سن ہجری کے سنت ہونے میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے درحقیقت آپ ﷺ ہی کی سنت پر عمل کیا ہے اور ہجرت دراصل آپ ﷺ کا ہی عمل تھا اور حدیث شریف میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو سنت فرمایا گیا ہے، ان کی طرف سنت کی نسبت یا تو اس لئے ہوئی کہ انہوں نے سنت ہی پر عمل کیا اور اس لئے کہ انہوں نے خود قیاس اور استنباط کر کے سنت کو اختیار فرمایا لہذا بہرصورت ہجری سن کا تقرر سنت ہوا، اب اس کے استعمال سے ان شاء اللہ تعالیٰ سنت ہی کا ثواب حاصل ہوگا (مرقاۃ، ج1 ص30)

خلفائے راشدین کی سنت

بعض لوگوں کو یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ جو عمل حضور ﷺ سے ثابت نہ ہو، اگرچہ وہ کتنے بڑے صحابی بلکہ خلفائے راشدین ہی سے کیوں نہ ثابت ہو، وہ حجت نہیں اور کیونکہ سن ہجری کی موجودہ تفصیلات حضور ﷺ سے ثابت نہیں، لہذا ہمارے لئے یہ قابل قبول نہیں۔ حالانکہ اول تو بعض روایات کے پیش نظر سن ہجری کا آغاز حضور ﷺ کے حکم سے ہو چکا تھا (اگرچہ سرکاری طور پر اس کا رواج بعد میں ہوا ہو) دوسرے خود حضور ﷺ نے خلفائے راشدین کے عمل کو بھی امت کے لئے حجت قرار دیا ہے۔

اور اگرچہ حضور ﷺ سے فیض حاصل کرنے والے حضرات میں سے ہر ایک اپنی جگہ

ہدایت کے آفتاب کا روشن ستارہ ہے لیکن اس میں جیسا فیض آپ کے چار خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین) کو درجہ بدرجہ حاصل ہوا۔ مجموعی لحاظ سے وہ دوسروں سے افضل واعلیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے بعد متصلاً انہی ہستیوں کو اپنے دین حق کی ترویج واشاعت کے لئے زمین کی نیابت وخلافت سپرد فرمائی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ان الفاظ کے ساتھ فرمایا تھا:

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض

اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا۔ (سورۃ النور، آیت 55)

یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو معیارِ حق بتلاتے ہوئے ان کی اتباع اور پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین یمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ

ترجمہ: بلاشبہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ بہت اختلافات دیکھے گا پس تم پر (ایسے وقت) میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔ جو ہدایت یافتہ ہیں، اس سنت کو تم مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور اس کی اپنی ڈارھوں کے نیچے خوب دبا لینا، اور تم (دین میں) نئی نئی باتوں کے (پیدا کرنے) سے بچنا کیونکہ (دین میں) جو بھی چیز نکالی جائے، بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے (ابوداؤد، حدیث 4609، ترمذی، حدیث 2600)

اس حدیث کو محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

(امام حاکم اس حدیث کو سند کے ساتھ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ''یہ سند بخاری اور مسلم دونوں کی شرط پر صحیح ہے اور مجھے اس میں کوئی خرابی معلوم نہیں ہوتی''، اور فن رجال کے ناقد علامہ ذہبی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ''یہ حدیث صحیح ہے۔ اس میں کوئی خرابی موجود نہیں ہے'' (المستدرک حاکم، حدیث 304)

حضور ﷺ نے اس حدیث میں صاف طور پر عربی قواعد کے لحاظ سے خلفائے راشدین کے عمل کے حجت ہونے اور اس کی مخالفت سے بچنے کی جتنی بھی صورتیں ممکن ہوسکتی تھیں، ارشاد فرمادی ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(1)......آپ ﷺ نے اس حدیث میں بہت سی تاکیدیں اور ہدایات ایک ہی صیغے اور جملے کے ساتھ اس طرح ارشاد فرمائیں کہ اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت کو جمع کردیا اور اپنی اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت میں ذرا بھی فرق نہیں کیا۔ خلفائے راشدین کے طریقے کو بھی سنت کے لفظ سے بیان فرمایا۔

(2)......آپ ﷺ نے ان حضرات کو خلفاء کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ خلیفہ اور نائب کی اتباع کا وہی حکم ہوتا ہے جو کہ اصل کا۔

(3)......آپ ﷺ نے ''**علیکم**'' فرما کر خلفائے راشدین کے عمل کو بھی ویسا ہی قابل عمل قرار دے دیا جیسا کہ خود آپ ﷺ کا عمل قابل عمل ہے، کیونکہ یہ لفظ لازم کے معنی میں آتا ہے۔

(کمافی التحریر اصول الفقہ، ص 203، للعلامۃ ابن الہمام، والتوضیح مع التلویح، ص 267)

(4)......آپ ﷺ نے اپنے خلفاء کو راشدین (درست راستے پر ہونے والے) بھی

فرمایا ہے۔

(5)......راشدین کے بعد آپ ﷺ نے **"مھدیین"** کے لفظ کا اضافہ فرما کر بتلادیا کہ جب وہ ہدایت یافتہ ہیں تو ان کی پیروی اور اتباع بھی ہدایت ہی کی طرف لے جانے والی ہے۔

(6)......اس کے بعد آپ ﷺ نے **"تمسکو بھا"** (مضبوطی سے تھامو) بھی بڑھا دیا جس کا مطلب ہے کہ تم اپنے ارادے سے بتکلف کوشش کر کے ان کی سنت کو مضبوط تھامو۔

(7)......پھر مزید تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا **"عضوا علیھا بالنواجذ"** (کہ ان کی سنت کو اپنی ڈاڑھوں کے ساتھ نہایت مضبوطی سے پکڑو) اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ڈارھوں میں پکڑی ہوئی چیز دانتوں کی بانسبت زیادہ مضبوط گرفت میں ہوتی ہے۔

اسلامی سن کے لئے ہجرت کو ترجیح کیوں؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہجرت کے واقعہ کو سن کے لئے کیوں منتخب کیا گیا؟ حالانکہ قمری سن کے لئے اور بھی بہت سی چیزیں تھیں مثلاً داعی اسلام خاتم النبیین افضل الرسل پیغمبر ﷺ کی پیدائش، آپ ﷺ کی ظاہری وفات، اسلام کا ظہور، آپ ﷺ کی نبوت، قرآن مجید کے نزول کی ابتداء وانتہائ، بدر کی تاریخی فتح، مکہ میں فتح مندانہ داخلہ، اور حجۃ الوداع کا اہم ترین اجتماع جو اسلام کی ظاہری ومعنوی تکمیل کا آخری اعلان تھا۔ اس مقصد کے لئے یہ تمام چیزیں بہت موزوں تھیں مگر ان سب کو چھوڑ کر ہجرت ہی کو منتخب کیا گیا جو بظاہر نہ کسی کی اہم ترین پیدائش کا جشن ہے اور نہ بظاہر کسی غلبہ اور جنگ کی فتح ہے جیسا کہ دوسری قوموں کے یہاں دستور ہے بلکہ ہجرت تو اس زمانہ کی نشاندہی کرتی ہے جبکہ اسلام کے آغاز کی بے سروسامانیاں اس حد تک پہنچ گئی تھیں کہ داعی اسلام کے لئے اپنے محبوب وطن میں زندگی بسر کرنا بظاہر مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا تھا، بے چارگی اور مظلومیت کی انتہا تھی، کہ اپنا وطن، اپنا گھر، اپنے عزیز واقارب اور اپنا سب

کچھ چھوڑ کر آقائے نامدار تاجدار مدینہ ﷺ ایک رفیق غمگسار کے ساتھ رات کی تاریکی میں گمنامی کے ساتھ سفر کر رہے تھے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام کے ظہور کی تاریخ دراصل دو بڑے اور اصولی زمانوں میں تقسیم ہے۔ایک مکہ کی زندگی اور وہاں کے اعمال کا زمانہ ہے،دوسرا مدینہ کی زندگی اور وہاں کے اعمال کا زمانہ ہے۔ پہلا زمانہ حضور ﷺ کی نبوت سے شروع ہوتا ہے اور ہجرت پر ختم ہوجاتا ہے،اس کی ابتداء غار حرا کے اعتکاف سے ہوتی ہے اور تکمیل غار ثور کے قیام پر ہوتی ہے۔

دوسرا زمانہ ہجرت سے شروع ہوا ہے اور حجۃ الوداع پر ختم ہوجاتا ہے۔اس کی ابتداء مدینہ کی فتح سے ہوئی اور تکمیل مکہ کی فتح پر ہوئی۔ اسلام کی تکمیل،تمکین اور نشرواشاعت کے لئے دراصل ہجرت کا عمل ہی محرک اور ذریعہ تھا۔یہی وجہ ہے کہ جب ہم ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد کے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہجرت کا واقعہ تاریخ اسلام میں وہ اہم ترین واقعہ نظر آتا ہے کہ جس نے حالات کا رخ بدل دیا اور نتائج کے اعتبار سے ہجرت کا واقعہ کئی طرح سے شاندار ثابت ہوا۔

ہجرت کے چند فوائد اور خصوصیات یہ ہیں

(1)......ہجرت کی برکت سے مدینہ میں ایمان والوں کو ہر طرح کی عزت،غلبہ اور راحت وثروت عطا ہوئی۔ہجرت کے ابتدائی دور میں چندروزہ تکلیف ومشقت کا اعتبار نہیں،اس عارضی دور کے بعد جو نعمتیں حق تعالیٰ کی طرف سے ان حضرات کو عطا ہوئیں اور ان کی کئی نسلوں میں جاری رہیں،اسی کا اعتبار ہوگا۔صحابہ کرام کے فقروفاقہ کے جو واقعات موجود ہیں وہ عموماً ہجرت کے ابتدائی دور کے ہیں یا وہ اختیاری فقروفاقہ کے ہیں کہ انہوں نے دنیاوی مال ودولت کو پسند ہی نہیں کیا اور جو حاصل ہوا،اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کردیا جیسا کہ خود آنحضرت ﷺ کا اپنا حال

یہی تھا کہ آپ کا فقر و فاقہ اختیاری تھا۔ آپ نے مال و دولت کو اختیار نہیں فرمایا (معارف القرآن، ج2،ص529)

(2)......ایمان والوں کو ایک مضبوط قلعہ اور مرکز حاصل ہوا۔

(3)......مسلمانوں کو آزادی سے عبادت کرنے اور حضور ﷺ کے پاس آنے جانے، مسلسل حاضری اور آپ ﷺ کی صحبت سے مستقل فیض یاب ہونے کے مواقع مل گئے۔

(4)......اہل اسلام نسبتاً چین سے زندگی گزارنے لگے۔

(5)......اسلامی طرز معاشرت کے خدوخال نمایاں ہوئے۔

(6)......اسلام کے اقتصادی و معاشی پروگراموں کے لئے عملی راہ ہموار ہوگئی۔

(7)......تعلیم و تعلم کے لئے سازگار ماحول میسر آیا۔

(8)......آزاد فضا میں رہ کر لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سمجھنے میں آسانی ہوگئی۔

(9)......تعلیمات اسلام کی نشر و اشاعت اور تبلیغ کے لئے پاکیزہ ماحول مہیا ہوا۔

(10)......ایک اسلامی حکومت قائم ہوئی جس کے سربراہ حضور ﷺ تھے جو شروع میں مدینہ منورہ اور اس کے مضافات پر مشتمل تھی، مگر رفتہ رفتہ بحر الکاہل سے لے کر بحر اوقیانوس تک وسیع ہوگئی۔

(11)......اسلام کا اہم فریضہ جہاد و قتال زندہ ہو کر قیامت تک کے لئے جاری ہوگیا۔

علاوہ ازیں ہجرت سے اسلامی سن کا آغاز کرنے میں ایک سبق یہ بھی پوشیدہ ہے کہ جب تک یہ سن باقی ہوگا مسلمانوں کی یہ یاد ہر وقت تازہ رہے گی کہ اسلام کو مضبوط تھام لینے کے لئے ہجرت ضروری ہے اور ہجرت اپنی قوم، خاندان، وطن، رسم و رواج، عزت و راحت اور کافروں کی معاشرت سب کو چھوڑنے کا نام ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر روزمرہ تاریخ کے لئے ہجرت کو بطور سن مقرر کیا گیا۔

(اور آپ ﷺ کی ولادت سے سن کے آغاز میں کافروں کے ساتھ مشابہت تھی (جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا) اور وفات میں ہر وقت آپ ﷺ کی جدائی کا غم تازہ ہوتا رہتا مگر ہجرت میں ان رکاوٹوں میں سے کوئی بھی نہیں تھی)

ایک ضروری وضاحت

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت ربیع الاول میں فرمائی ہے تو اسلامی سن کا آغاز محرم سے ہونا کیسے صحیح ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے (جو مدینہ سے آئے تھے) بیعت عقبہ ثانیہ ماہ ذی الحجہ 13 نبوی میں کی تھی۔ اس وقت سے حضور ﷺ کے دل میں ہجرت کا ارادہ پیدا ہوا تھا تو اس ارادہ پر سب سے پہلے جو چاند نکلا وہ محرم کا تھا، مقصد یہ کہ حضور ﷺ نے ہجرت اگرچہ ربیع الاول میں فرمائی مگر ہجرت کا ارادہ محرم کے مہینہ ہی سے تھا۔ اس لئے اسلامی سن کا آغاز محرم سے ہونا صحیح ہے۔

اسلامی سال کا پہلا مہینہ ماہ محرم الحرام

محرم الحرام شریف اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس کا اسلامی سال ماہ محرم الحرام میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور نواسۂ رسول امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کی بے مثال قربانی سے شروع ہو کر حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی لازوال قربانی پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

یہ مہینہ حرمت والے مہینے میں سے ہے، اس لئے اس ماہ کو محرم الحرام کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو بڑی فضیلت عطاء فرمائی ہے۔ اس ماہ کی دس تاریخ جسے یوم عاشورہ کہا جاتا ہے، سے بڑی یادیں وابستہ ہیں۔ مسلمانان عالم اس ماہ میں فرائض کے ساتھ نفلی عبادات کا بھی اہتمام

کرتے ہیں۔

ماہ محرم الحرام کی دعائیں اور نفلی روزے اور نوافل

دعا: یکم محرم الحرام کو یہ دعا پڑھے تو شیطان لعین سے محفوظ رہے اور سارا سال دو فرشتے اس کی حفاظت پر مقرر رہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْاَ بَدِیُّ الْقَدِیْمُ وَھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُكَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَاَوْلِیَائِہٖ وَالْعَوْنَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ یَاکَرِیْمُ

(بحوالہ نزہۃ المجالس جلد اول، ص 145، فضائل الایام والشہور، ص 266، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پنجاب)

محرم الحرام کے روزے

حدیث شریف = حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی محرم کے پہلے جمعہ کو روزہ رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حدیث شریف = سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی محرم کے یہ تین روزے رکھے۔ جمعرات، جمعہ اور ہفتہ تو اس کے لئے نو سو سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

حدیث شریف = طبرانی شریف کی روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محرم کے روزے رکھے تو ایک دن کے روزہ کا ثواب تیس دنوں کے روزوں کے برابر ہے

(بحوالہ: المعجم الصغیر للطبرانی، جلد 2، ص 71)

حدیث شریف = سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ جو کوئی محرم کے پہلے دس دن عاشورہ تک روزے رکھے تو وہ فردوس اعلیٰ کا وارث و مالک ہوگا (بحوالہ: فضائل الایام والشہور ص 267، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، نزہۃ المجالس، جلد اول، ص 145)

محرم الحرام کی پہلی رات کے نوافل

☆ جس رات محرم شریف کا چاند نظر آئے تو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد **سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئکۃ** پڑھے تو بہت ثواب ملے گا۔

☆ چھ رکعت (تین سلام کے ساتھ) پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا اور ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے اور ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہوگا۔ اس تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی اور اس کے علاوہ چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں (بحوالہ: راحۃ القلوب، جواہر غیبی، فضائل الایام الشہور، ص 268، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

محرم کے پہلے دن کے نفل

☆ یکم محرم شریف کے دن دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللهُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُكَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَالْاَمَانِ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ

بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَابَرُّ يَارَءُوْفُ يَارَحِيْمُ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے مقرر کرے گا تا کہ وہ اس کے کاروبار میں اس کی مدد کریں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں اس شخص سے تمام سال ناامید ہوا (بحوالہ: راحۃ القلوب، جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، ص 268، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

عاشورہ کی رات کے نفل

☆ عاشورہ کی رات کے متعلق بہت نمازیں آئی ہیں۔ جو شخص اس رات میں چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس گزشتہ اور پچاس برس آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے ملاء اعلیٰ میں ایک ہزار محل تیار کرتا ہے (بحوالہ: ماثبت من السنہ، ص 16، فضائل الایام والشہور، ص 269، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

☆ اسی رات دو رکعت نفل قبر کی روشنی کے واسطے پڑھے جاتے ہیں جن کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ جو آدمی اس رات میں یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر روشن رکھے گا (جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور ص 269، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

☆ شب عاشورہ میں 100 رکعتیں نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ

اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔100 رکعتوں کے اختتام پر 70 مرتبہ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پڑھیں۔(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ، صفحہ نمبر 76، مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور پنجاب)

☆ صبح صادق ہونے سے کچھ دیر پہلے چار رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور 15 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔سلام پھیرنے کے بعد 100 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔اس کا بے اندازہ ثواب ہے۔(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ، صفحہ نمبر 77، مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور پنجاب)

☆ محرم شریف کی دس تاریخ کو جب سورج طلوع ہو (اس کے 20 منٹ کے بعد) دو رکعت نماز صلوٰۃ العاشورہ کی نیت سے پڑھے۔پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ...... آخری آیت تک پڑھے۔اگر یاد نہ ہو تو سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔سلام پھیرنے کے بعد ایک مرتبہ درود پاک پڑھ کر اس دعا کو ایک مرتبہ پڑھے۔

يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَ يَا آخِرَ الْاٰخِرِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ اَوَّلَ مَا خَلَقْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ تَخْلُقُ اٰخِرَ مَا تَخْلُقُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اَعْطِنِيْ فِيْهِ خَيْرَ مَا اَوْلَيْتَ فِيْهِ اَوْلِيَاءَكَ وَاَنْبِيَائَكَ وَاَصْفِيَائَكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَايَا وَاَشْرَفَ مَا اَعْطَيْتَهُمْ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 78، مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور)

عاشورہ کے دن کے نفل

☆ جواہر خمسہ میں حضرت حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث گوالیاری شطاری علیہ الرحمہ نے بروایت بزرگان سلسلہ مشائخ شطاریہ ذکر کیا کہ عاشورہ کے دن 6 رکعتیں نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ شمس، سورۂ والضحیٰ، سورۂ زلزال، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جا کر سات مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے، اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَاٰمَنَ بِكَ فَهَدَيْتَهٗ وَرَغِبَ اِلَيْكَ فَاَعْطَيْتَهٗ وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاقْتَرَبَ مِنْكَ فَاَدْنَيْتَهٗ اَللّٰهُمَّ امْدُدْ بِعَيْشِیْ فِی الْخَيْرَاتِ مَدًّا وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وُدًّا اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْاِيْمَانَ بِكَ وَاَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنَ الْبَلَايَا وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ الْعَاقِبَةِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اس دعا کے بعد 70 مرتبہ یہ پڑھے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

جو کوئی اس کو روز عاشوراء پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا۔ (بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 78، مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور)

☆ عاشوراء کے روز دو رکعت نفل پڑھے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد 10 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد آیۃ الکرسی اور درود پاک 9، 9 مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایصال کرے۔

☆ عاشوراء کے روز دو رکعت نفل پڑھے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ،

سورۂ نصر 25 مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد درود پاک پڑھ کر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ الْحُسَیْنِ وَ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَ بَنِیْهِ فَرِّجْ عَمَّا اَنَا فِیْهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اس کے بعد اپنی حاجت اور مراد بارگاہ رب العزت میں پیش کرے۔

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 79، مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور)

☆ سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی عاشورہ کے روز چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے ایک نورانی ممبر بناتا ہے (نزہۃ المجالس، جلد اول، ص 146، فضائل الایام والشہور، ص 270، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

عاشورہ کے روزے کی فضیلت

☆ حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے سید عالم ﷺ کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشورہ کا دن اور یہ کہ رمضان کا مہینہ (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 2006، ص 657)

☆ حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یوم عاشورہ کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو۔ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو (مسند امام احمد، جلد اول، حدیث 2154، ص 518)

یعنی عاشورہ کا روزہ جب بھی رکھیں تو بہتر یہ ہے کہ ایک دن قبل یا ایک دن بعد ملا لیں۔ ہاں

اگر کوئی فقط عاشورہ کا روزہ رکھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

☆ حدیث شریف = حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم حدیث 1162،ص590)

دعائے عاشورہ (یہ دعا عاشورہ یعنی دس محرم الحرام) کے دن پڑھیں یا سنیں

دعائے عاشورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا فَارِجَ كَرْبِ ذِى النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا مُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِى النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ

حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِىْ

طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً

وَّتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ

الرّٰحِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ

وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ط

عاشورہ کے دن کے اعمال

☆ عاشورہ کے دن غسل کرے

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان جلد چہارم، ص 142 (مطبوعہ کوئٹہ) پر فرماتے ہیں کہ دس محرم الحرام (یوم عاشورہ) کو غسل کرے تو تمام سال ان شاء اللہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا کیونکہ اس دن آب زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔

☆ عاشورہ کے دن سرمہ لگائے

سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یوم عاشورہ اثمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی (بحوالہ: شعب الایمان، جلد 3، ص 367، حدیث 3797)

☆ عاشورہ کے دن اہل وعیال پر خرچ کرے

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے پینے میں خوب زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا یعنی زیادہ کھانا تیار کرا کر خوب پیٹ بھر کے کھلائے گا، اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کے رزق میں وسعت اور خیر و برکت عطا فرمائے گا۔

(بحوالہ: ما ثبت من السنۃ، شہر الحرام ص 17)

☆ صاف ستھرے کپڑے پہنے

☆ خوشبو لگائے

☆ بالوں میں تیل لگائے

☆ صدقات وخیرات کرے

☆ خوب اس دن کا ادب واحترام کرے

ماہ محرم الحرام میں بزرگانِ دین کے اعراس

یکم محرم الحرام شریف
خلیفہ دوم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
حضرت ابوالفراح طرطوسی علیہ الرحمہ
حضرت امام ابوالحسن بہکاری علیہ الرحمہ
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ
حضرت جیومجددی علیہ الرحمہ (پشاور)
حضرت سید حسنین میاں نظمی علیہ الرحمہ
2 محرم الحرام شریف
حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ حافظ عبدالرحمن ثانی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ معین الدین نقشبندی علیہ الرحمہ
3 محرم الحرام شریف
ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا
حضرت سید نور شاہ بابا علیہ الرحمہ

4محرم الحرام شریف
حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ
حضرت حمید لاہوری علیہ الرحمہ
حضرت اخوند درویز چشتی علیہ الرحمہ
5محرم الحرام شریف
حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ
حضرت بابا علی علیہ الرحمہ
صاحبزادہ خادم حسین طاہر علیہ الرحمہ
حضرت رفیع الدین مجذوب قلندری علیہ الرحمہ
6محرم الحرام شریف
حضرت سید عبداللہ بن مسلمہ علیہ الرحمہ
حضرت ابوالقاسم نصرآبادی علیہ الرحمہ
خواجہ حافظ محمد حبیب الرحمن لاثانی علیہ الرحمہ
7محرم الحرام شریف
حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ

امام احمد غزالی علیہ الرحمہ
8 محرم الحرام شریف
حضرت شیخ ابوالفتح البغدادی علیہ الرحمہ
شیر بیشۂ اہلسنت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد طاہر بندگی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ عبدالغفور اخوند صاحب علیہ الرحمہ
9 محرم الحرام شریف
حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید علیہ الرحمہ
حضرت شیخ جعفر کوفی علیہ الرحمہ
حضرت ابوالقاسم میروانی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ حجت اللہ علیہ الرحمہ
10 محرم الحرام شریف
حضرت امام حسین ورفقاء رضی اللہ عنہم
حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ علیہ الرحمہ
حضرت بشر حافی علیہ الرحمہ

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ
11 محرم الحرام شریف
حضرت شیخ الموسوی علیہ الرحمہ
حضرت ابوبکر محمد رازی علیہ الرحمہ
حضرت عبداللہ شامی علیہ الرحمہ
12 محرم الحرام شریف
حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ
حضرت فخرالدین محبوبی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ صفی الموسوی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد طاہر قادری علیہ الرحمہ
13 محرم الحرام شریف
حضرت عماد الدین سہروردی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ حیدر راجکوٹی علیہ الرحمہ
حضور مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ

14محرم الحرام شریف
حضرت شاہ حمزہ علیہ الرحمہ
حضور مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ
حضرت سید عبدالقدیر میاں علیہ الرحمہ
حضرت شاہ عبداللہ بغدادی رام پوری علیہ الرحمہ
15محرم الحرام شریف
میاں علی محمد چشتی علیہ الرحمہ
شیخ ابو محمد بن ابی نصر علیہ الرحمہ
حضرت ابوسعید مبارک علیہ الرحمہ
16محرم الحرام شریف
حضرت ابوالفرح بصری علیہ الرحمہ
حضرت چراغ علی شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ
17محرم الحرام شریف
حضرت مخدوم شاہ صفی علیہ الرحمہ

حضرت غلام محمد ترنم علیہ الرحمہ (امرتسری)
حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ
حضرت شاہ ابوالرضا محمد علیہ الرحمہ
18 محرم الحرام شریف
امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
حضرت شیخ ابوالقاسم غیاث الدین علیہ الرحمہ
مفتی محمد فاروق عطاری علیہ الرحمہ
19 محرم الحرام شریف
حضرت احمد جیلانی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ درویش محمد علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی علیہ الرحمہ
20 محرم الحرام شریف
حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ
حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ
شیخ احمد شافعی علیہ الرحمہ

حضرت سید محمد ہاشم میاں دولہا علیہ الرحمہ

حضرت سید فیاض الدین جیلانی علیہ الرحمہ

21 محرم الحرام شریف

حضرت ابوبکر قطبی علیہ الرحمہ

حضرت شاہ ابوالفیاض علیہ الرحمہ

22 محرم الحرام شریف

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ ابوالفتح علیہ الرحمہ

23 محرم الحرام شریف

حضرت مجد الدین بغدادی علیہ الرحمہ

حضرت امام الدین قادری علیہ الرحمہ

سید جلال الدین شاہ بھاکری علیہ الرحمہ

24 محرم الحرام شریف

حضرت سید عثمان میاں حاجی امیر میاں علیہ الرحمہ

حضرت ابوالحسن پھلواری علیہ الرحمہ
25 محرم الحرام شریف
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت ابوالحسن ہنکاری علیہ الرحمہ
26 محرم الحرام شریف
حضرت قاضی عبدالمقتدر دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت بابا سید تاج الدین ناگپوری علیہ الرحمہ
27 محرم الحرام شریف
شیخ ابوداؤد زنجانی طوسی علیہ الرحمہ
حضرت ابوسعید شیخ بخاری علیہ الرحمہ
28 محرم الحرام شریف
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
مخدوم حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ
زوجہ سید حسن میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہا
حضرت شاہ مظفر حسین علیہ الرحمہ (پٹنہ)
29 محرم الحرام شریف

سید میراں علی داتا علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی علیہ الرحمہ
حضرت محمد نقشبند علیہ الرحمہ
30 محرم الحرام شریف
حضرت عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ

سرکارِ اعظم ﷺ کے عطا کردہ علاج

نظر بد دور کرنے کا وظیفہ

1: حضرت جبریل علیہ السلام نے نظر بد دور کرنے کا ایک خاص وظیفہ حضور اکرم ﷺ کو بتایا اور فرمایا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما پر پڑھ کر دم کیا کرو۔

ابن عساکر میں ہے کہ جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ اس وقت غمزدہ تھے۔ سبب پوچھا تو فرمایا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو نظر لگ گئی ہے۔ فرمایا یہ سچائی کے قابل چیز ہے، نظر واقعی لگتی ہے۔

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھ کر انہیں پناہ میں کیوں نہ دیا؟ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا یوں کہو

اَللّٰهُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيمِ، وَ الْمَنِّ الْقَدِيمِ، ذُو الْوَجْهِ الْكَرِيمِ، وَلِيَّ الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ، وَالدَّعْوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ أَنْفُسِ الْجِنِّ وَأَعْيُنِ الْإِنْسِ

حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔ وہیں دونوں بچے اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے کھیلنے کودنے لگے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔لوگو! اپنی جانوں کو، اپنی بیویوں کو اور اپنی اولاد کو اسی پناہ کے ساتھ پناہ دیا کرو، اس جیسی اور کوئی پناہ کی دعا نہیں (تفسیر ابن کثیر، جلد 5، ص 416)

اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ماہ صفر المظفر

صفر اسلامی تقویم میں ترتیب کے لحاظ سے دوسرا مہینہ ہے۔ سرکار اعظم ﷺ کی آمد سے قبل ماہ محرم میں جنگ کرنا حرام تھا، جب صفر کا مہینہ آتا تو اہل عرب جنگ کے لئے نکلتے اور گھروں کو خالی چھوڑ دیتے۔ صفر کے ایک معنی ''خالی'' کے ہیں اور عرب والوں کا اس ماہ میں اپنے گھروں کو خالی چھوڑنا اس ماہ کے نام کی وجہ سے ہوگیا۔ صفر کے ایک معنی لغت میں یہ ہیں کہ صفر بالتحریک پیٹ (شکمی) کے اندر ایک بیماری ہوتی ہے جس سے درد ہوتا ہے۔ اس بیماری میں کوئی کانٹا یا کیڑا ہوتا ہے جو کاٹتا ہے۔ شاید اسی حوالے سے لوگوں نے صفر کو بیماری کا مہینہ کہنا شروع کر دیا جبکہ احادیث میں اس کی ممانعت بیان ہوئی ہے۔

حدیث شریف = سرکار اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پرندہ (الو) اور صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں (بخاری شریف، جلد دوم، کتاب الطب)

حدیث شریف = کنزالعمال میں مستدرک للحاکم کے حوالے سے سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چھونے والی بیماری پرندہ (الو) اور صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں۔ اللہ نے ہر جان پیدا فرمائی ہے اسی نے اس کی زندگی اس کے مصائب اور اس کا رزق لکھا۔

حدیث صفر کی شرح کرتے ہوئے حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ صفر سے مراد وہ مہینہ ہے جو محرم کے بعد آتا ہے اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ اس مہینے میں حوادث، آفتیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ یہ عقیدہ باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

چنانچہ احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ماہ صفر کو نحوست والا مہینہ کہنا غلط ہے۔ سرکار اعظم ﷺ نے اس ماہ کی نحوست کی نفی فرمائی ہے۔

ماہ صفر کے شروع کے تیرہ دنوں کو عوام خصوصاً عورتیں بہت ہی زیادہ منحوس سمجھتی ہیں۔ ان شروع کے تیرہ دنوں کو تیرہ تیجی کا نام دیا جاتا ہے لہذا ان تیرہ دنوں میں کوئی بھی خیر کا کام نہیں کرتے مثلاً شادی بیاہ، منگنی، کاروبار اور مکان کا افتتاح وغیرہ وغیرہ۔

بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ تیرہ تیجی ختم ہونے کے بعد چنے اور گندم پکا کر تقسیم کرتے ہیں یا پھر چنے یا گندم پکا کر گھروں کی چھتوں پر ڈال دیئے جاتے ہیں، یہ جان کر بلائیں ان چنے اور گندم کو کھا کر چلی جائیں گی۔ ان تمام باتوں کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

ماہ صفر کی آخری بدھ کو لوگ باغات کی سیر کے لئے نکلتے ہیں اور مٹھائیاں بھی تقسیم کرتے ہیں۔ ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ماہ صفر کی آخری بدھ سرکار اعظم ﷺ بیماری سے شفایاب ہوئے۔

ماہ صفر کی پہلی رات کے نفل

ماہ صفر کی پہلی رات میں نماز عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہئے کہ چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پندرہ مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق پندرہ مرتبہ پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پندرہ مرتبہ پڑھے پھر ستر مرتبہ درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑا ثواب عطا کرے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔

(بحوالہ: راحتہ القلوب، فضائل الایام والشہور، ص 281، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پنجاب)

ماہ صفر کی آخری بدھ کے نفل

ماہ صفر کی آخری بدھ سورج طلوع ہونے کے بعد غسل کرے اور چاشت کے وقت دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیر کر یہ درود شریف ستر مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اور اس کے بعد یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْئَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْئِہٖ وَنَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْہِ مِنْ نَحُوْ سَاتِہٖ وَ کَرَبَاتِہٖ بِفَضْلِکَ یَادَافِعَ الشُّرُوْرِ وَمَالِکَ النُّشُوْرِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ اٰلِہٖ الْاَمْجَادِ وَبَارِکْ وَسَلِّم

(بحوالہ: راحۃ القلوب، جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، ص 281، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد پنجاب)

☆ دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سورۂ الم نشرح اور والتین اور سورۂ نصر اور سورۂ اخلاص 80 مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے دل کو غنی کردے گا۔ (جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، ص 282، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، پنجاب)

ماہ صفر المظفر میں بزرگان دین کے اعراس

یکم صفر المظفر
سیدنا ابوالقاسم شاہ اسمعیل حسن علیہ الرحمہ
حضرت پیر حاجی وارث علی علیہ الرحمہ

2صفر المظفر
علامہ عبد الاحد محدث پیلی بھیت علیہ الرحمہ
3صفر المظفر
حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ رانا سورت علیہ الرحمہ
سید حاجی امیر میاں نقو میاں جیلانی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ سید جمال اللہ رامپوری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد سلیمان علیہ الرحمہ
4صفر المظفر
حضرت مولانا ناصر علی حنفی علیہ الرحمہ
حضرت قطب الدین جونپوری علیہ الرحمہ
5صفر المظفر
خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ

حضرت شاہ اسماعیل چشتی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ یعقوب بن عثمان چرغی علیہ الرحمہ
6صفر المظفر
حضرت بابا بلھے شاہ علیہ الرحمہ
حضرت شاہ سلیمان تونسوی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ علم الحق علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ
7صفر المظفر
حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی علیہ الرحمہ
8صفر المظفر
حضرت سید شاہ عبدالجلیل علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ صلاح الدین چشتی علیہ الرحمہ
حضرت لیاقت علی شاہ علیہ الرحمہ
9صفر المظفر

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
حضرت امیر ابو العلائی علیہ الرحمہ
10 صفر المظفر
ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا
حضرت سید احمد کالپوری علیہ الرحمہ
حضرت اکرام اوکاڑوی مدنی علیہ الرحمہ
حافظ محمد جنید نقشبندی علیہ الرحمہ
11 صفر المظفر
علامہ مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی میاں علیہ الرحمہ
علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمہ
12 صفر المظفر
شاہ عبداللطیف بھٹائی علیہ الرحمہ
13 صفر المظفر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
حضرت امام نسائی علیہ الرحمہ
پیر سائیں صبغت اللہ شہید علیہ الرحمہ
14 صفر المظفر
حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ
شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ
15 صفر المظفر
حضرت نجابت علی شاہ علیہ الرحمہ لکھنوی
حضرت سید شاہ احمد شمس عالم علیہ الرحمہ
16 صفر المظفر
سید محمد بن یوسف کرمانی علیہ الرحمہ
علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
حضرت مولانا حامد علی خان علیہ الرحمہ
پیرزادہ اقبال فاروقی علیہ الرحمہ (سفیر رضا)

17صفرالمظفر
حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ بہاؤالدین سہروردی علیہ الرحمہ
مفتی غلام رسول مدراسی علیہ الرحمہ
مولانا حامد علی رامپوری علیہ الرحمہ
والدہ محترمہ مولانا الیاس قادری رحمۃ اللہ علیہا
18صفرالمظفر
حضرت داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ
حضرت سید محمد حسین شاہ جماعتی علیہ الرحمہ
19صفرالمظفر
قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ
حضرت سید احمد کالپی شریف علیہ الرحمہ
20صفرالمظفر
پیر سید علی کلاں شیرازی مکی علیہ الرحمہ
حضرت میاں رحمت علی علیہ الرحمہ

حضرت ساجد میاں علیہ الرحمہ
بابا صلاح الدین علیہ الرحمہ
21صفر المظفر
حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ
حضرت شمس الدین عبید قادری علیہ الرحمہ
22صفر المظفر
خواجہ شمس الدین سیالوی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ بینا لکھنؤ علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد راجن علیہ الرحمہ
23صفر المظفر
حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ
حضرت ابوعبداللہ خاقانی صوفی علیہ الرحمہ
شہید محمد سلیم قادری علیہ الرحمہ
24صفر المظفر
خواجہ شمس الدین سیالوی علیہ الرحمہ

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمہ
سردار عتیق الرحمن قادری شہید علیہ الرحمہ
25صفرالمظفر
امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ
26صفرالمظفر
حضرت سیدنا حسن بغدادی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد غوث کاکوری علیہ الرحمہ
27صفرالمظفر
حضرت ابوعبدالرحمن عبداللہ بن غوث اعظم علیہ الرحمہ
امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ سلیمان پھلواری علیہ الرحمہ
حضرت عبدالواحد فرید علیہ الرحمہ
28صفرالمظفر
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ
حضرت محمد احمد صدیق شاہ قاتل علیہ الرحمہ
29صفر المظفر
امام شرف الدین نووی علیہ الرحمہ
حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ
30صفر المظفر
حضرت امام محمد حاکم نیشاپوری علیہ الرحمہ

اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ربیع الاول شریف

ربیع الاول شریف اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب ابتداء میں ان کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع کی ابتداء تھی۔ربیع بمعنی بہار اورالاول کے معنیٰ پہلی یعنی پہلی بہار۔ یہ مہینہ خیرات و برکات اور سعادتوں کا منبع ہے، کیونکہ اس ماہ کی بارہ تاریخ کو محبوب رحمن فخرکونین جان کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

تاریخ ولادت جمہور علماء کے نزدیک متفقہ طور پر 12 ربیع الاول ہے

1......حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ عام الفیل روز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

(سیرت ابن کثیر،جلداول،ص199)

2......امام ابن جریر طبری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت سوموار کے دن ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی

(تاریخ طبری،جلددوم،ص125)

3......امام ابن خلدون علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی (تاریخ ابن خلدون،جلددوم،ص710)

4......علامہ ابن ہشام علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے (السیرۃ النبوۃ ابن ہشام،جلداول،ص171)

5......علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ بروز سوموار بارہ

ربیع الاول کو پیدا ہوئے (اعلام النبوۃ،ص 192)

6......علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ امام ابن اسحاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول میں ہوئی

(الوفالابن جوزی،ص 90)

7......امام محمد بن زہرہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ یوم ولادت ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہے ۔(خاتم النبیین ،امام محمدابوزہرہ،جلداول،ص 115)

8......گیارہویں صدی کے مجدّد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کے متعلق سب اقوال سے زیادہ صحیح کہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی (مدارج النبوۃ،جلددوم،ص 15)

9......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کی تاریخ کے تعین میں اختلاف ہے۔بعض نے دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارہویں تاریخ بیان کی ہے،،زیادہ مشہور بارہ تاریخ ہے۔

(سیرت الرسول،ص 12،مطبوعہ دارالاشاعت،اردو بازار،کراچی)

10......غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے پیشوا نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں کہ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی (الشمامۃ العنبر یہ مولد خیر البریہ،ص 7)

11......دیوبندی مکتبہ فکر کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا،اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کے انقلاب کی اصل غرض آدم اور اولاد آدم کا فخر،کشتی نوح کی حفاظت کا راز،ابراہیم کی دعا،موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افزائے عالم ہوتے ہیں۔

(سیرت خاتم الانبیاء، ص 18، مطبوعہ مشتاق بک کارنر، لاہور)

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، محدثین اور جمہور علماء کے نزدیک سرور کونین ﷺ کی ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول ہے لہذا اب تمام ماہر فلکیات کی تحقیق کو پسِ پشت ڈال کر فقط علمائے اُمّت کی بات کو قبول کیا جائے گا۔

کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنا میلاد منایا؟

سرور کونین ﷺ اپنے میلاد کے دن روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اظہار تشکر و امتنان فرماتے۔ سرکار اعظم ﷺ کا یہ عمل حدیث شریف سے ثابت ہے۔

حدیث شریف: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسی دن میں پیدا ہوا تھا اور اسی دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی تھی (مسلم، جلد دوم، کتاب الصیام، حدیث 2646، ص 88، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اے میرے آقا ﷺ کے غلامو! خوش ہو جاؤ اور خوب جشن ولادت منایا کرو کیونکہ اپنی ولادت کا جشن تو خود آقا ﷺ نے منایا ہے۔ اس کرۂ ارض پر بسنے والے کسی بھی عالم دین (اگرچہ وہ صحیح عالم ہو) سے نبی ﷺ کے پیر کے روزے کے متعلق دریافت کیجئے، اس کا جواب یہی ہوگا کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی آمد کی خوشی منائی، آقا ﷺ خوشی منائیں اور غلام اپنے آقا ﷺ کا جشن ولادت نہ منائیں؟ یہ کیسی محبت ہے؟

یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہر سال زمانے کی روایات کے مطابق جشن ولادت مناتے ہیں۔ کوئی روزہ رکھ کر مناتا ہے، کوئی قرآن مجید کی تلاوت کر کے مناتا ہے، کوئی نعت پڑھ کر مناتا ہے، کوئی جلوس و چراغاں کے ذریعے مناتا ہے۔ الغرض کہ ہر مسلمان اپنے اپنے طریقہ سے جشن

ولادت مناتے ہیں۔

بکرے ذبح کر کے رسول پاک ﷺ نے اپنا میلاد منایا

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (متوفی 911ھ) نے اپنی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے صفحہ نمبر 64 میں حافظ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ (متوفی 852ھ) کے دلائل کی تائید میں ایک اور استدلال پیش کیا ہے جو جشن عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق ایمان کو تازہ کرنے والی چیز ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ یوم میلاد النبی ﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل مجھ پر ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا، باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب آپ ﷺ کی ولادت کے ساتویں روز آپ ﷺ کا عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ دو مرتبہ نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمۃ للعالمین اور اپنی اُمّت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے خود عقیقہ کیا۔ اسی طرح ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں۔

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا عقیقہ پہلے ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے بعثت کے بعد خود اپنا میلاد مناتے ہوئے بکرے ذبح کئے۔

کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا؟

کسی بھی اچھے کام کو یہ کہہ کر غلط قرار دینا کہ یہ کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کیا لہذا ہمیں بھی نہیں کرنا چاہیئے، سراسر بے وقوفی پر مبنی ہے۔

بے شمار ایسے کام ہیں جو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے اور مسلمان اسے کر رہے ہیں بلکہ یہ سوال اور اعتراض اٹھانے والے بھی بڑے زوروشور سے یہ کام کرتے ہیں، جو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے۔

1: دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں عیدین اور حج کے اجتماعات کے علاوہ کوئی تین روزہ اجتماع نہیں ہوتا تھا، نہ وقت مقرر کر کے خصوصی دعا ہوتی تھی اور نہ ہی وقت مقرر کر کے کوئی سہ روزہ لگاتے تھے۔

2: دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سیرت کانفرنس، محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس، ختم نبوت کانفرنس، اہلحدیث کانفرنس وغیرہا کبھی منعقد نہیں ہوئیں۔

3: دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ختم بخاری، جلسہ دستار فضیلت اور نہ ہی اپنے دارالعلوم کا سوسالہ جشن منایا گیا؟

4: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے خلفائے راشدین کے ایام منائے؟ ان کے ایام پر راستوں کو بلاک کر کے کبھی جلوس اور ریلیاں نکالیں؟ کبھی تحفظ حرمین ریلی، کبھی توہین آمیز خاکوں کے خلاف جلوس نکالے؟

5: کیا کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے آپ کو سلفی، محمدی، اہلحدیث اور غرباء اہلحدیث کہا؟

6: کیا کبھی دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مساجد میں قرآن مجید اور تسبیح وغیرہ رکھی جاتی تھیں؟

7: قرآن مجید پر اعراب، قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ، اس پر غلاف چڑھانا اور اعلیٰ طباعت میں کبھی دور رسالت اور دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تھا؟

8: کیا احادیث کی کتب بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی، ریاض الصالحین

وغیرہا دور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تھیں؟

9: کیا جمعہ میں مروجہ عربی خطبہ اور خطبے سے پہلے تقریر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کیں؟

10: کیا ایمان مفصل، ایمان مجمل اور چھ کلمے پڑھنا اور یاد کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں تھا؟

یہ تمام کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے مگر آج پوری دنیا کے لوگ یہ کام کر رہے ہیں یہ کہہ کر ان کاموں پر بدعت کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا جاتا کہ یہ کام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہیں کئے لہٰذا ان کاموں کو بند کر دیا جائے۔

معلوم ہوا کہ اصل نشانہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا یوم ولادت ہے ورنہ اتنا شور نہ مچایا جاتا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہر سال میلاد النبی ﷺ نہ منانے کی وجہ:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک کائنات کی تمام خوشیوں سے بڑھ کر خوشی جشن آمد رسول ﷺ کی تھی مگر وصال محبوب ﷺ کے بعد اگر انہوں نے آپ ﷺ کا یوم ولادت اہتمام کے ساتھ نہیں منایا تو اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ یہ وہی ربیع الاول کا مہینہ ہے جس میں سرور کائنات ﷺ کا وصال بھی ہوا۔ جس طرح صحابہ کرام کے نزدیک سب سے بڑی خوشی جشن آمد رسول ﷺ کی تھی۔ اس سے کہیں زیادہ غم وصال محبوب ﷺ کا تھا، وہ رات دن چہرۂ مصطفی ﷺ کا دیدار کیا کرتے تھے، وہ ہمہ وقت صحبت مصطفی ﷺ میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ دیدارِ مصطفی ﷺ کو کائنات کی سب سے بڑی دولت سمجھتے تھے۔ جب ماہ ربیع الاول میں آقا ﷺ پردہ فرما گئے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قیامت ٹوٹی، ہر صحابی غم سے نڈھال اپنے آقا

ومولیٰ ﷺ کی یاد میں آنسو بہا تا رہتا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان ساری زندگی اپنے آقا ﷺ کی جدائی کے غم میں غمگین رہے اور اس طرح ولادت کی خوشی پر غم غالب آ گیا، سو وہ وصال کے غم میں جشن ولادت کی خوشی کا اظہار نہ کر سکتے تھے۔

مگر جیسے جیسے وقت گزرا، صدمے اور غم کا اثر زائل ہوتا گیا۔ جب تبع تابعین کا دور گزر گیا تو بعد میں آنے والوں نے چونکہ ولادت اور صحبت مصطفی ﷺ کے احوال کو دیکھا تھا، نہ وصال کے غم و ہجر کا مشاہدہ کیا تھا۔ امتداد زمانہ سے رفتہ رفتہ خوشی کا پہلو غم پر غالب آتا چلا گیا اور وقت کے ہاتھ نے جدائی کے زخم پر مرہم رکھ دیا۔ افرادِ اُمّت اس نعمت عظمیٰ کی خوشی کے مقابلے میں غم بھول گئے اور انہیں یقین آ گیا کہ آپ ﷺ کی حیات و وصال دونوں اُمّت کے لئے سراپا خیر ہے، لہذا اس کے بعد جشن آمد رسول ﷺ کی خوشیاں ہر طرف منائی جانے لگیں۔

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (متوفی 911ھ) اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد کے صفحہ نمبر 54 پر فرماتے ہیں:

ترجمہ: بے شک آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ہے اور آپ ﷺ کی وفات ہمارے لئے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تاہم شریعت نے نعمت پر اظہار شکر کا حکم دیا ہے اور مصیبت پر صبر و سکون کرنے اور اسے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا ہے۔ لہذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہ ربیع

الاول میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا۔

امام سیوطی علیہ الرحمہ کی اس بات سے واضح ہوگیا کہ اب فقط ولادت کی خوشیاں منائی جائیں گی اوران شاءاللہ قیامت تک جشن عید میلاد النبی ﷺ کی بہاریں جاری رہیں گی۔

جشن میلاد کو عید کہنے کی وجہ

امام ابو القاسم راغب اصفہانی علیہ الرحمہ (متوفی 502ھ) عید کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عیدا سے کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے۔شریعت میں لفظ (عید) یوم الفطر اور یوم النحر کے لئے خاص نہیں ہے۔عید کا دن خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عید کے ایام کھانے پینے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے ہیں۔اس لئے ہر وہ دن جس میں خوشی حاصل ہو،اس دن کے لئے عید کا لفظ مستعمل ہوگیا ہے''

امام قسطلانی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مواہب اللدنیہ کے صفحہ نمبر 75 پر لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جس نے آنحضرت ﷺ کی ولادت کے مبارک مہینہ (ربیع الاول) کی راتوں کو ''عیدین'' اختیار کیا ہے تاکہ اس کا یہ (عید) اختیار کرنا ان لوگوں پر سخت بیماری ہو جن کے دلوں میں سخت مرض ہے اور عاجز کرنے والی لاعلاج بیماری،آپ کے مولد شریف کے سبب ہے۔بعض نادان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ''عید'' اس دن کو کہتے ہیں جس دن عید کی نماز پڑھی جائے۔یہ نادانی ہے،حالانکہ عید میلاد النبی ﷺ بمعنی حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی ہے۔

کیا عید میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟

علمائے اُمّت اور محدثین نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہنے کی نفی فرمائی ہے، چنانچہ اس ضمن میں نویں صدی کے محدث امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ ملاحظہ

فرمائیں۔

"(محفل میلاد النبی ﷺ) قرون ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لئے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہل اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت وشرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دسترخوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات وخیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے، خصوصی اہتمام شروع کردیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن جزری مقری نے بیان کیا ہے کہ ماہ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ وامان اور سلامتی رہتی ہے اور بہت جلد تمنائیں پوری ہونے کی بشارت ملتی ہے۔

(المورد الروی فی مولد النبی ونسبہ الطاہر، ص 13-12)

عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق علمائے اُمّت کے اقوال

1۔ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ (متوفی 579ھ) کا نظریہ

مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن، الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی، چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث سے بے پناہ اجرو کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔ (بیان المیلاد النبی، ص 85)

2۔شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1052ھ) کا نظریہ

ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔اس کی راتوں میں صدقات وخیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں (ماثبت من السنہ فی ایام السنہ،ص 60)

3۔امام محمد زرقانی علیہ الرحمہ (متوفی 1122ھ) کا نظریہ

اہل اسلام ان ابتدائی تین ادوار (جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خیر القرون فرمایا ہے) کے بعد سے ہمیشہ ماہ میلاد النبی ﷺ میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔یہ عمل (اگرچہ) بدعت ہے مگر بدعت حسنہ (اچھی بدعت) ہے (جیسا کہ) امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے (زرقانی شریف،شرح مواہب اللدنیہ بالمنع المحمدیہ،جلد اول،ص 262-261)

4۔حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1131ھ) کا نظریہ

میں ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا،لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کرسکا،تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیئے۔رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ خوش وخرم تشریف فرما ہیں (الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین،ص 40)

5۔مفسر قرآن شیخ اسماعیل حقّی علیہ الرحمہ (متوفیٰ 1137ھ) کا نظریہ

میلاد شریف منانا آپ ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جبکہ وہ منکرات سے پاک ہو۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ ہمارے لئے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر اظہار شکر کرنا مستحب ہے (تفسیر روح البیان، جلد 9، ص 56)

6۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفیٰ 1174ھ) کا نظریہ

اس سے پہلے میں مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام عرض کررہے ہیں اور وہ واقعات بیان کررہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے (فیوض الحرمین، ص 81-80)

7۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفیٰ 1239ھ) کا نظریہ

ماہ ربیع الاول کی برکت حضور اکرم ﷺ کی میلاد شریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اُمّت کی طرف سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے، اتنا ہی آپ ﷺ کی برکتوں کا ان پر نزول ہوتا ہے۔

(فتاویٰ عزیزی، جلد اول، ص 163)

اس کے علاوہ بھی علمائے اُمّت اور محدثین کے عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق اقوال موجود ہیں مگر طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ میلاد النبی ﷺ منانے پر بدعت کا فتویٰ

لگانے والوں کوچیلنج ہے کہ وہ فقط ایک محدث کا حوالہ لے آئیں جس میں واضح طور پر عید میلاد النبی ﷺ منانے کو بدعت لکھا گیا ہو۔

شب میلاد، شب قدر سے افضل ہے

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ سرور کونین ﷺ کی ولادت کی شب یقیناً شب قدر سے زیادہ افضل ہے، کیونکہ شب میلاد آپ ﷺ کی ولادت کی شب ہے اور شب قدر آپ ﷺ کو عطا کی ہوئی شب ہے

(ماثبت من السنہ ص 84)

جھنڈے و پرچم لگانے کا ثبوت

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (شب ولادت) میں نے تین پرچم اس طرح دیکھے کہ ان میں سے ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا خانۂ کعبہ کی چھت پر نصب تھا

(ماثبت من السنہ، ص 75)

چراغاں کرنا

خوشی کے مواقع پر خوشی کا اظہار چراغاں کے ذریعے کرنا جائز ہے۔ ہر دور میں اس دور کے مطابق موجود سامانِ مسرت کے ذریعے خوشی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ کسی دور میں چراغ روشن ہوتے تھے، کسی دور میں فانوس روشن کئے جاتے تھے، کسی دور میں قندیلیں روشن کی جاتی تھیں، کسی دور میں مشعلیں روشن کی جاتی تھیں، کسی دور میں شمعیں روشن کی جاتی تھیں اور موجودہ دور میں بجلی موجود ہے لہذا ہر مقام پر چراغاں کے ذریعہ خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

لیلۃ القدر میں مساجد پر لائٹنگ کی جاتی ہے، ختم قرآن، ختم بخاری، جلسہ دستار فضیلت،

اجتماعات، کانفرنس، اپنی اولاد کی ختنہ، عقیقہ، منگنی اور شادی کے مواقع پر شادی لان، گلیوں اور عمارتوں کو برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے، یہ سب خوشی کے اظہار کے لئے کیا جاتا ہے۔

یاد رہے! یہ ساری خوشیاں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ملنے پر کی جاتی ہیں تو پھر جو تمام نعمتوں کے سردار جن کے صدقے ساری نعمتیں ملیں، ان آقا ﷺ کی ولادت کے دن پر کس قدر چراغاں کرنا چاہئے۔ ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ چراغاں کریں مگر بجلی چوری کر کے نہ کیا جائے اور الحمدللہ اس پر عملدرآمد جاری ہے۔ ہمارے بھائی چراغاں کا بل KESC کو ادا کر کے اس بل کی کاپی اسی مقام پر چسپاں کرتے ہیں۔

کرسمس اور عید میلاد النبی ﷺ میں فرق

کرسمس اور عید میلاد النبی ﷺ میں بڑا فرق ہے۔ عیسائی حضرات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم (معاذ اللہ) ان کو خدا ہونے یا خدا کا بیٹا ہونے یا تیسرا خدا ہونے کے لحاظ سے مناتے ہیں، لیکن مسلمان اپنے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول مان کر ان کی ولادت کا جشن مناتے ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ کتنا فرق ہے کرسمس اور عید میلاد النبی ﷺ منانے میں۔

شب ولادت کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا

کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے متعلق ہمارا عقیدہ ہرگز یہ نہیں کہ ہم حضور ﷺ کی آمد کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہیں بلکہ ذکر مصطفی ﷺ کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔

امام سبکی رضی اللہ عنہ کی محفل میں کسی نے یہ شعر پڑھا ''بے شک عزت و شرف والے لوگ سرکار اعظم ﷺ کا ذکر سن کر کھڑے ہوجاتے ہیں'' یہ سن کر امام سبکی رضی اللہ عنہ اور تمام علماء و مشائخ کھڑے ہوگئے۔ اس وقت بہت سرور اور سکون حاصل ہوا (سیرت حلبیہ، جلد اول، ص 80)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں محفل میلاد میں کھڑے ہوکر سلام پڑھتا ہوں۔ میرا یہ عمل شاندار ہے

(بحوالہ: اخبارالاخیار، ص624)

میلاد منانے والوں سے گزارشات

نماز باجماعت کی حفاظت کریں، محفل نعت میں میوزک کے استعمال سے بچیں، نام نہاد اسکالرز کو خطاب کے لئے نہ بلوائیں بلکہ مستند سنی صحیح العقیدہ عالم دین سے خطاب کروائیں، محافل میلاد، چراغاں اور نذر و نیاز کے لئے مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر چندہ لینے سے بچیں، نذر و نیاز بھی کریں مگر سیرت اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت پر مبنی کتابیں عوام الناس میں تقسیم کریں۔

ربیع الاول شریف کے نوافل

اس ماہ کی پہلی تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ تک ہر روز بیس رکعت نوافل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب سرور کائنات ﷺ، صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین رحمہم اللہ اور تبع تابعین رحمہم اللہ کو ایصال کرے۔ اگر روز اس نماز کے پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کم از کم دوسری تاریخ اور بارہویں تاریخ کو ضرور ہی بیس رکعت پڑھے اور ان نفوس قدسیہ کو ایصال کرے۔

رسول پاک ﷺ نے اس نماز کے پڑھنے والوں کو خواب میں جنت کی بشارت دی اور سرور کائنات ﷺ کو دیکھنا اور بشارت دینا انتقال کے بعد زندگی کے مثل ہے (بحوالہ: جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، ص358، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد پنجاب)

ربیع الاول میں کثرت درود پاک

☆ اگر کوئی شخص ربیع الاول کے مہینے میں سوا لاکھ مرتبہ "**الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ**" پڑھے تو وہ جمال مصطفی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص ربیع الاول کی تمام تاریخوں میں یہ درود پاک **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد** ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے گا تو خواب میں سرورکونین ﷺ کی زیارت ہوگی (بحوالہ: فضائل الایام والشہور، ص 358، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

☆ جب ربیع الاول کا چاند نظر آئے تو اس رات سولہ رکعت نوافل پڑھے۔ دو دو رکعت کرکے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ جب سولہ رکعت پڑھ لے تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ "**اللھم صلی علیٰ محمد النبی الامی رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ**" بارہ روز تک یہ عمل کرتا رہے تو خواب میں سید عالم نور مجسم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی، مگر شرط ہے کہ باوضو سوئے (بحوالہ: فضائل الایام والشہور، ص 358، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد پنجاب)

ماہ ربیع الاول میں بزرگان دین کے اعراس

1 ربیع الاول شریف
حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ
حضرت سید محمد سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد ذکریا بخاری مدنی علیہ الرحمہ

2ربیع الاول شریف
خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمہ
حضرت شاہ احمد سعید محمد دہلوی علیہ الرحمہ
3ربیع الاول شریف
حضرت میاں شیر محمد شرق پوری علیہ الرحمہ
پیر عبداللہ جان سرہندی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا اکرم رضوی علیہ الرحمہ (گوجرانوالہ)
4ربیع الاول شریف
حضرت بابا ایوب کردی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ہندی علیہ الرحمہ
خواجہ توکل شاہ انبالوی علیہ الرحمہ
5ربیع الاول شریف
حضرت سیدہ بی بی سکینہ رضی اللہ عنہا
حضرت شیخ حمزہ چشتی علیہ الرحمہ
حضرت سید یوسف جمیل اللہ علیہ الرحمہ

6ربیع الاول شریف
حضرت شاہ عبداللہ چشتی علیہ الرحمہ
مخدوم الحاج میاں غلام احمد شرق پوری علیہ الرحمہ
حضرت زربخش دولہا علیہ الرحمہ
حضرت عبدالقادر گیلانی علیہ الرحمہ
7ربیع الاول شریف
حضرت میاں میر لاہوری علیہ الرحمہ
حضرت پیر غلام اللہ لاثانی علیہ الرحمہ
8ربیع الاول شریف
حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ
حضرت خواجہ فیض اللہ ترابی علیہ الرحمہ
مفتی عبدالحفیظ برکاتی قادری علیہ الرحمہ
9ربیع الاول شریف
حضرت سید عبدالقادر بخاری علیہ الرحمہ

علامہ مولانا نورعالم فیض آبادعلیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ
حکیم محمداجمل عارفی علیہ الرحمہ
10ربیع الاول شریف
حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بن رسول اللہ ﷺ
حضرت پیرمکی لاہوری علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا نورعالم علیہ الرحمہ
حضرت داتا ملک جمال بلواری علیہ الرحمہ
11ربیع الاول شریف
حضرت امام ابومحمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ
شیخ عبدالرزاق حلبی علیہ الرحمہ
12ربیع الاول شریف
جشن آمد مصطفی ﷺ (یوم شہادت،شہدائے میلا دالنبی ﷺ)
13ربیع الاول شریف
حضرت پیرعلاؤالدین صابرکلیری علیہ الرحمہ

14 ربیع الاول شریف
حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ
حضرت سید صابر شاہ علیہ الرحمہ
شہید مفتی عامر قادری علیہ الرحمہ
15 ربیع الاول شریف
امام ابو محمد عبداللہ محمد جوئی خراسانی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ سعد بدہن علیہ الرحمہ
حافظ رمضان چشتی المعروف ملنگ بابا علیہ الرحمہ
16 ربیع الاول شریف
شیخ امام محمد سلیمان بن اسماعیل جزولی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ ابو المعالی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ
17 ربیع الاول شریف
حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی علیہ الرحمہ

شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ
حضرت شاہ آل رسول اچھے میاں علیہ الرحمہ
18 ربیع الاول شریف
حضرت سید عبدالقادر لاہوری علیہ الرحمہ
حضرت سلطان شاہ قندھاری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی علیہ الرحمہ
19 ربیع الاول شریف
حضرت خواجہ شبلی پانی پتی علیہ الرحمہ
مولانا غلام قادر چشتی علیہ الرحمہ
20 ربیع الاول شریف
حضرت شاہ رزق اللہ قنوجی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری علیہ الرحمہ
21 ربیع الاول شریف
حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم علیہ الرحمہ (بلوچستان)

22ربیع الاول شریف
سیدنا محی الدین علیہ الرحمہ
شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت عبدالغنی سائیں علیہ الرحمہ
23ربیع الاول شریف
حضرت علامہ مولانا نورالحق فرنگی محلی علیہ الرحمہ
24ربیع الاول شریف
حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ
شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی علیہ الرحمہ
سید رضی الدین الرشید الرفاعی علیہ الرحمہ
25ربیع الاول شریف
حضرت شاہ عبدالسلام پانی پتی علیہ الرحمہ
26ربیع الاول شریف

حضرت شیخ سید میراں حسین زنجانی علیہ الرحمہ
حضرت غوث علی شاہ قلندر علیہ الرحمہ
حضرت پیر عبدالبصیر میاں علیہ الرحمہ
27 ربیع الاول شریف
حضرت شاہ احمد شمس عالم حسینی علیہ الرحمہ
حضرت بوعلی قلندر علیہ الرحمہ
حضرت سید محی الدین بن ابونصر علیہ الرحمہ
28 ربیع الاول شریف
حضرت خواجہ محمد باغبان غزنوی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا برہان الحق جبل پوری علیہ الرحمہ
29 ربیع الاول شریف
حضرت خواجہ شیخ محمد گجراتی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد حیات علیہ الرحمہ
30 ربیع الاول شریف

شیخ ابوالحسن سمنون علیہ الرحمہ
حضرت سید نذیر احمد سہسوانی علیہ الرحمہ
حضرت پیر سید دلاور حسین شاہ جماعتی علیہ الرحمہ
حضرت سید اظہار میاں اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ربیع الآخر

ربیع الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینہ کا نام رکھتے وقت ربیع کا آخر تھا۔ اس لئے اس ماہ کا نام ربیع الآخر یعنی آخری بہار رکھا گیا۔

یوں تو اس ماہ کو اللہ تعالیٰ کے کئی نیک بندوں سے نسبت ہے مگر مسلمانانِ عالم صدیوں سے اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو اپنے پیر و مرشد حضور سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم علیہ الرحمہ کی یاد مناتے ہیں۔ جہاں تک اسلام میں یاد منانے کا تعلق ہے تو بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام میں کسی کی یاد منانے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ جبکہ ہم اگر قرآن وسنت کا مطالعہ کریں تو اسلام میں جگہ جگہ یاد منانے کا تصور پایا جاتا ہے، چنانچہ اس کے متعلق کچھ باتیں آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہیں۔

گیارہویں شریف کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانا جائز بلکہ ثواب ہے۔

القرآن: وذكرهم بايم الله

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ (سورۂ ابراہیم، آیت 5، پارہ 13)

اللہ تعالیٰ کے دن سے مراد وہ ایام ہیں جن ایام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام و اکرام کیا، یعنی جس دن کو اہل اللہ سے نسبت ہو جائے، وہ ''ایام اللہ'' بن جاتے ہیں۔

☆ سرورِ کونین ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی یاد منانے کا حکم دیا:

حدیث شریف: **کان یوم عاشوراء تعدہ الیھود عیداً، قال النبی ﷺ: فصوموہ انتم** (بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1901، جلد 2، ص 704)

ترجمہ: یوم عاشورہ کو یہود یوم عید شمار کرتے تھے، حضور اکرم ﷺ نے (مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے) فرمایا تم ضرور اس دن روزہ رکھا کرو۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی یاد:

حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جسے حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔ اس میں یوم عاشورہ منانے کا یہ پہلو بھی بیان ہوا کہ عاشورہ حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام کا دن تھا۔ اس روز وہ بہ حفاظت جودی پہاڑ پر لنگر انداز ہوئے تھے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کی جماعت اس دن کو یوم تشکر کے طور پر منانے لگی، اور یہ دن بعد میں آنے والوں کے لئے باعث احترام بن گیا۔

☆ غلاف کعبہ کا دن حضور ﷺ نے منایا:

حدیث شریف: **کانوا یصومون عاشوراء قبل ان یفرض رمضان، وکان یوما تستر فیه الکعبة، فلما فرض اللّٰہ رمضان، قال رسول اللّٰہ ﷺ من شاء ان یصومه فلیصمه، ومن شاء ان یترکه فلیترکه**

(بخاری، کتاب الحج، حدیث 1515، جلد 2، ص 578)

ترجمہ: اہل عرب رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان

کے روزے فرض کر دیئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اس دن روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو ترک کرنا چاہے، وہ ترک کردے۔

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ درج بالا حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فانه يفيد ان جاهلية كانوا يعظمون الكعبة قديما بالستور ويقومون بها

(فتح الباری، جلد 3، ص 455)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت سے ہی وہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کی تعظیم کرتے تھے اور یہ معمول وہ قائم رکھے ہوئے تھے۔

☆ جمعہ کا دن، ولادت آدم علیہ السلام کی یاد:

حدیث شریف: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ سے فرمایا۔

ان من افضل ايامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه قبض، وفيه النفخة، وفيه الصعقة فاكثروا على من الصلاة فيه، فان صلاتكم معروضة على

(ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، حدیث 1047، جلد اول، ص 275)

ترجمہ: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے، اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی (یعنی اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت عطاء ہوئی اور آپ کو لباس بشریت سے سرفراز کیا گیا) اس روز ان کی روح قبض کی گئی اور اسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

☆ ہر پیر کو روزہ رکھ کر رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کی یاد مناتے تھے (مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلثۃ ایام من کل شہر، حدیث 2646، ص 88، مطبوعہ شبیر

برادرز لاہور)

☆ بکرے ذبح کر کے رسول پاک ﷺ نے اپنا میلاد منایا

(حسن المقصد فی عمل المولد، ص 64)

معلوم ہوا کہ یادگار منانا، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ایام منانا جائز بلکہ مستحب عمل ہے۔

گیارہویں شریف علمائے اسلام کی نظر میں

1: گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

آپ اپنی کتاب ''ماثبت من السنہ'' میں لکھتے ہیں کہ میرے پیرومرشد حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مہاجر مکی علیہ الرحمہ 9 ربیع الآخر کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عرس کرتے تھے، بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔ (ماثبت من السنہ از: شاہ عبدالحق محدث دہلوی، عربی، اردو مطبوعہ دہلی ص 167)

2: حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی دوسری کتاب ''اخبار الاخیار'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ (المتوفی 997ھ) گیارہ ربیع الآخر کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے۔

(اخبار الاخیار، از: محدث شاہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ ص 498 (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی)

3: کتاب ''وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط'' میں مصنف علام ابن مُلا جیون علیہ الرحمہ نے گیارہویں شریف کا بایں الفاظ مستقل عنوان کی حیثیت سے ثابت کیا ہے۔ ''مسئلہ

9 در بیان عرس حضرت غوث الثقلین بتاریخ یازدھم ہر ماہ و بیان حکم خوردن نذر و نیاز وغیرہ صدقات مرا غیارا، حضرت حامد قاری لاہوری در نذریت یازدھم گفتگوی طویل کردہ اندو اور اصدقہ تطوع قرار دادہ اند (وصدقہ تطوع اغنیارا نیز مباح است) (بحوالہ: وجیز الصراط، ص80)

وازھمیں جنس است طعام یازدھم کہ عرس حضرت غوث الثقلین، کریم الطریفین، قرۃ عین الحسنین، محبوب سبحانی، قطب ربانی سیدنا و مولانا فرد الافراد ابی محمد الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی ست چوں مشائخ دیگر را عرسی بعد سال معین میکردند آنجناب را درھر ماھے قرار دادہ اند (وجیز الصراط، ص82)

یعنی حضرت غوث الثقلین کے عرس کے بیان میں جو ہر ماہ گیارہویں تاریخ کو ہوتا ہے اور نذر و نیاز وغیرہ صدقات کھانے کے حکم کے بیان میں حضرت حامد قاری لاہوری نے گیارہویں کی نذر کے بارے میں طویل گفتگو کی ہے اور اس کو صدقہ نفل قرار دیا ہے (اور صدقہ نفل، اغنیاء کو بھی مباح (جائز) ہے) اور گیارہویں کا طعام (کھانا) بھی اسی جنس سے ہے کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطریفین، قرۃ عین الحسنین، محبوب سبحانی، قطب ربانی، سیدنا و مولانا، فرد الافراد ابی محمد الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کا عرس ہے جیسے دیگر مشائخ کا عرس سال بعد معین کیا گیا ہے، حضرت محبوب سبحانی علیہ الرحمہ کا عرس ہر ماہ مقرر کیا گیا ہے۔

4۔ سراج الہند محدث اعظم ہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں کے متعلق فرماتے ہیں:

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں

بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی، تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوجاتے'' (ملفوظات عزیزی، فارسی، مطبوعہ میرٹھ، یوپی بھارت ص 62)

5: ملفوظات مرزا صاحب علیہ الرحمہ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف کلمات طیبات میں ہے کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ دوزانو اور حضرت جنید علیہ الرحمہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسواء اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہوگئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے استقبال کے لئے جارہے ہیں۔ پس مولیٰ علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش ہیں جو سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جب نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہورہی تھی کہ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہوگئے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا۔ آج غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں (کلمات طیبات فارسی، ص 77، مطبوعہ دہلی ہند)

حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مکی علیہ الرحمہ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ یہ تمام بزرگ دین اسلام کے عالم فاضل تھے اور ان کا شمار صالحین میں ہوتا ہے، ان بزرگوں نے گیارہویں شریف کا ذکر کر کے کسی قسم کا شرک و بدعت کا فتویٰ نہیں دیا۔

تمام دلائل وبراہین سے معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف کا انعقاد کرنا سلف وصالحین کا طریقہ ہے جو کہ باعث اجر وثواب ہے۔

کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ وہابی تھے؟

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنبلی تھے یعنی حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے، غیر مقلد نہیں تھے۔ جب آپ مقلد تھے تو وہابی کیسے ہو سکتے ہیں؟ وہ اس لئے کہ وہابی غیر مقلد ہوتے ہیں، امام کی تقلید کو حرام کہتے ہیں جبکہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تقلید کو جائز سمجھتے تھے لہذا ماننا پڑے گا کہ آپ وہابی نہ تھے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنبلی اور ہم حنفی یہ کیسے؟

ہم غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ ان کے سلسلہ طریقت میں داخل ہیں مگر ہم ان کے مقلد نہیں ہیں۔ مقلد ہم امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہیں لہذا مقلد کسی بھی امام کا ہو، وہ مرید غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ہو سکتا ہے۔

سوال: کیا نذر و نیاز کرنا جائز ہے، کیونکہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز کرنا ناجائز ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا، ان نعمتوں میں سے ایک نعمت حلال اور طیب رزق ہے، جسے رب کریم اپنے بندوں کو محنت کر کے حلال ذرائع سے حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ بندے حرام سے بچ کر حلال طیب رزق حاصل کر کے اپنی زندگی گزاریں۔

انہی حلال وطیب رزق میں سے ایک بابرکت چیز نذر و نیاز ہے جو کہ رب کریم کی بارگاہ میں پیش کر کے اس کا ثواب نیک وصالح مسلمانوں کو ایصال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں

نذر و نیاز کی حقیقت اور اسے حرام کہنے والوں کی اصلاح کی جائے گی۔

نذر و نیاز کو حرام کہنے والے یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

القرآن: اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

(سورۂ بقرہ، رکوع 5، پارہ 2، آیت 173)

ترجمہ: درحقیقت (ہم نے) تم پر حرام کیا مردار اور خون سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) پکارا گیا ہو۔

القرآن: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ O

(سورۂ مائدہ، رکوع 5، پارہ 6، آیت 3)

ترجمہ: حرام کردیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔

ان آیات میں ''**ماأهل به لغير الله**'' سے کیا مراد ہے:

1۔ تفسیر وسیط علامہ واحدی میں ہے کہ ''**ماأهل به لغير الله**'' کا مطلب ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

2۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنے ترجمان القرآن میں ''**ماأهل به لغير الله**'' سے مراد لکھا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

3۔ تفسیر روح البیان میں علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ نے ''**ماأهل به لغير الله**'' سے مراد یہی لیا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

4۔تفسیر بیضاوی پارہ 2 رکوع نمبر 5 میں ہے کہ ''**مااھل به لغیر اللّٰه**'' کے معنی یہ ہیں کہ جانور کے ذبح کے وقت بجائے خدا کے بت کا نام لیا جائے۔

5۔تفسیر جلالین میں ''**مااھل به لغیر اللّٰه**'' کے معنی یہ ہیں کہ وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، بلند آواز سے بتوں کا نام لے کر وہ حرام کیا گیا۔

ان تمام معتبر تفاسیر کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ یہ تمام آیات بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہیں، لہٰذا اسے مسلمانوں پر چسپا کرنا کھلی گمراہی ہے۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق و مالک جانتے ہیں اور جانور ذبح کرنے سے پہلے ''بسم اللہ اللہ اکبر'' پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر کھانا پکوا کر اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے لہٰذا اس میں کوئی شک والی بات نہیں بلکہ اچھا اور جائز عمل ہے۔

ایصال ثواب کیلئے بزرگوں کی طرف منسوب کرنا

الحدیث: ترجمہ......سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔کیا میں ان کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں کیجئے، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''پانی پلانا'' تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے(بحوالہ: سنن نسائی جلد دوم، رقم الحدیث 3698، ص 577، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆صاحب تفسیر خازن و مدارک فرماتے ہیں:

اگرفوت شدہ کا نام پانی پر آنا اس پانی کے حرام ہونے کا سبب بنتا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس کنویں پر اُم سعد کا نام نہ آنے دیتے۔'' **ما اھل بہ لغیر اللّٰہ** '' کا مطلب یہ ہے کہ بوقت ذبح جانور پر غیر اللہ کا نام نہ آئے، جان کا نکالنا خالق ہی کے نام پر ہو (تفسیر خازن و مدارک، جلد اول، ص 103)

الحدیث: ترجمہ...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کے لئے حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضا سیاہ ہوں۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! چھری تو لاؤ، پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کرلینا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! اسے قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امت محمد ﷺ کی طرف سے پھر اس کی قربانی پیش کردی (بحوالہ: ابوداؤد جلد دوم، کتاب الاضحایا، رقم الحدیث 1019 ص 392، مطبوعہ فرید بک لاہور)

الحدیث: ترجمہ...... حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا، یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی، اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ (ارشاد عالی کے تحت) ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔

(بحوالہ: ابوداؤد جلد دوم، کتاب الاضحایا، رقم الحدیث 1017 ص 391، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ حضرت علامہ مولانا مُلّا جیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ذبح سے پہلے یا ذبح کے بعد بغرض ملکیت یا بغرض ایصال ثواب وغیرہ کسی جانور وغیرہ پر آنا یہ سبب حرمت نہیں، مثلاً یوں کہا جاتا ہے۔ مولوی صاحب کی گائے، خان صاحب کا دنبہ، ملک صاحب کی بکری، عقیقہ کا جانور، قربانی کا جانور، ولیمہ کی بھینس، ان جانور پر جو غیر اللہ کا نام پکارا گیا تو کیا یہ حرام ہو گئے؟ ہرگز نہیں! یہی حکم ہے گیارہویں کے دودھ، حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب بکری اور منت والے جانوروں کا'' (بحوالہ: تفسیرات احمدیہ)

☆ تیرہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''واگر مالیدہ و شیر برنج بنا برفاتحہ بزرگ بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخورند مضائقہ نیست جائز است''

یعنی اگر مالیدہ اور شیرینی کسی بزرگ کی فاتحہ کے لئے ایصال ثواب کی نیت سے پکا کر کھلا دے تو جائز ہے، کوئی مضائقہ نہیں۔ (بحوالہ: تفسیر عزیزی، جلد اول، ص 39)

آگے فرماتے ہیں'' **طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایندو برآں فاتحہ وقل ودرود خواندن تبرک میشود خوردن بسیار خوب است''**

یعنی جس کھانے پر حضرات امامین حسنین کی نیاز کریں اس پر قُل اور فاتحہ اور درود پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔ (بحوالہ: فتاویٰ عزیزی، جلد اول، ص 71)

ربیع الآخر کے نوافل

اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں اور انیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے چار حوریں پیدا ہوتی رہیں (بحوالہ: جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، ص 375، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد پنجاب)

ماہ ربیع الآخر میں بزرگان دین کے اعراس

1ربیع الآخر
حضرت امام ابوبکر بیہقی علیہ الرحمہ
حضرت ابوسعید چشتی علیہ الرحمہ
والدہ ماجدہ علامہ کوکب نورانی صاحب
2ربیع الآخر
حضرت شاہ اکرم چشتی علیہ الرحمہ
3ربیع الآخر
ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا
حضرت خواجہ حبیب عجمی علیہ الرحمہ
4ربیع الآخر
حضرت شاہ جمال لاہوری علیہ الرحمہ
5ربیع الآخر

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ (کوٹ مٹھن شریف)
حضرت ابراہیم ایرچی رضی اللہ عنہ
6ربیع الآخر
شیخ عبدالکبیر پانی پتی علیہ الرحمہ
سید محمود حسین شاہ علیہ الرحمہ
7ربیع الآخر
حضرت امام مالک علیہ الرحمہ
آغا محمد ترک بخاری علیہ الرحمہ
8ربیع الآخر
شیخ عبدالحئی چشتی علیہ الرحمہ
9ربیع الآخر
مفتی غلام محمد علیہ الرحمہ لاہوری
خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ
10ربیع الآخر
سیدہ فاطمہ بنت امام کاظم رضی اللہ عنہا

حضرت زندہ پیر گھمکول شریف علیہ الرحمہ
حضرت سید دادا میاں میوہ شاہ علیہ الرحمہ
11 ربیع الآخر
پیرانِ پیر حضور غوث اعظم دستگیر علیہ الرحمہ
12 ربیع الآخر
حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ عبداللہ برقی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ جمال اللہ نوشاہی علیہ الرحمہ
13 ربیع الآخر
خواجہ غلام محمد تونسوی علیہ الرحمہ
حضرت ابوسالم شاذلی علیہ الرحمہ
14 ربیع الآخر
حضرت خضر رومی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ شمس سبزواری علیہ الرحمہ

15ربیع الآخر
حضرت مصطفی حیدر حسن میاں برکاتی علیہ الرحمہ
حضرت میاں موج دریا بخاری علیہ الرحمہ
حضرت شاہ احمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ
16ربیع الآخر
حضرت حاجی علی علیہ الرحمہ
حضرت امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ
17ربیع الآخر
حضرت محمد شاہ دولہا سبزواری کنڈی والا علیہ الرحمہ
18ربیع الآخر
قاضی صدرالدین ہزاروی علیہ الرحمہ
19ربیع الآخر
شاہ محمد سلیمان رضا چشتی علیہ الرحمہ

علامہ نورالدین عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ
خواجہ عبداللہ انصاری علیہ الرحمہ
شیخ نصیرالدین بلخی علیہ الرحمہ
20ربیع الآخر
شاہ حمید ابدال علیہ الرحمہ
شاہ محمد کاظم قلندر علیہ الرحمہ
پیر شاہ نواز چشتی بورے والا علیہ الرحمہ
21ربیع الآخر
شیخ محب اللہ چشتی علیہ الرحمہ
22ربیع الآخر
مخدوم شیخ احمد گجراتی علیہ الرحمہ
23ربیع الآخر
شیخ مجدالدین بغدادی علیہ الرحمہ
خواجہ عبدالشہید نقشبندی علیہ الرحمہ

24ربیع الآخر
خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی علیہ الرحمہ
صوفی ایاز خان نیازی علیہ الرحمہ
25ربیع الآخر
حضرت قطب عالم شاہ بخاری علیہ الرحمہ
حضرت پیر کوثر بابا علیہ الرحمہ
26ربیع الآخر
حضرت شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ
سید حیدر شاہ جیلانی علیہ الرحمہ
پیر سید حیدر حسین شاہ جماعتی علیہ الرحمہ
27ربیع الآخر
حضرت ابوسعید اعرابی علیہ الرحمہ
غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ
علامہ عارف ضیائی علیہ الرحمہ
پیر سید بشیر حسین شاہ جماعتی علیہ الرحمہ

پیر سید دلاور حسین شاہ صاحب
28ربیع الآخر
حضرت شاہ اجمل سنبھلی علیہ الرحمہ
29ربیع الآخر
شیخ جمال الدین علیہ الرحمہ
شیخ فرید الدین عطار نیشا پوری علیہ الرحمہ
شیخ حمید الدین صوفی ناگوری علیہ الرحمہ

ظالم کے ظلم سے حفاظت کا نبوی نسخہ

3:حضرت ابورافع علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے (مجبور ہوکر) حجاج بن یوسف سے اپنی بیٹی کی شادی کی اور بیٹی سے کہا کہ جب وہ تمہارے پاس اندر آئے تو تم یہ دعا پڑھنا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ:اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم اور کریم ہے اللہ پاک ہے جو عظیم عرش کا رب ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی سخت امر پیش آ تا تو یہ دعا پڑھتے جب اس نے یہ دعا پڑھی جس کی وجہ سے حجاج اس کے قریب نہ آ سکا۔

اسلامی سال کا پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ

اسلامی سال کا پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ ہے۔وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اس کے نام رکھنے کے وقت ایسا موسم تھا کہ جس میں پانی جم جاتا تھا۔

جمادی الاولیٰ کے نوافل

اس ماہ کی پہلی شب میں چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ نوے ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھنے کا حکم دیتا ہے اور نوے ہزار سال کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹا دیتا ہے (بحوالہ: جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، ص 379، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، پنجاب)

ماہ جمادی الاولیٰ میں بزرگان دین کے اعراس

1 جمادی الاولیٰ
حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ
حضرت عبدالرحمن شاہ بابا علیہ الرحمہ

2 جمادی الاولیٰ
مولانا عابد علی کوثر علیہ الرحمہ (طبیب اعلیٰ حضرت)
3 جمادی الاولیٰ
حضرت ابو احمد ابدال چشتی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا محمد فاروقی علیہ الرحمہ
4 جمادی الاولیٰ
حضرت امام بری سرکار علیہ الرحمہ
5 جمادی الاولیٰ
حضرت نور احمد شاہ سیوڑی والے علیہ الرحمہ
حافظ محمد جمال ملتانی علیہ الرحمہ
6 جمادی الاولیٰ
حضرت سید جمن شاہ بخاری شہید علیہ الرحمہ
7 جمادی الاولیٰ

حضرت شاہ رکن عالم علیہ الرحمہ (ملتان)
حضرت شیخ عبید اللہ چشتی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا غلام رسول قادری علیہ الرحمہ
8 جمادی الاولیٰ
حضرت یعقوب حسن ضیاء القادری علیہ الرحمہ
حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا عبد العزیز خان علیہ الرحمہ (محدث منظر اسلام)
9 جمادی الاولیٰ
حضرت علامہ مولانا نظام الدین علیہ الرحمہ
پیر عبد الرحمن بھرچونڈی علیہ الرحمہ
10 جمادی الاولیٰ
شاہ عبد الرحمن قلندریہ نقشبندیہ علیہ الرحمہ
حضرت امام ابو بکر عبد اللہ علیہ الرحمہ
حضرت مفتی اسماعیل بن ابراہیم علیہ الرحمہ

11 جمادی الاولیٰ
شیخ عبدالحق ماہر علیہ الرحمہ
خواجہ غلام حسن پیر سواگ علیہ الرحمہ
12 جمادی الاولیٰ
حضرت سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ
13 جمادی الاولیٰ
علامہ عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ
حضرت نور بخش توکلی علیہ الرحمہ
14 جمادی الاولیٰ
پیر ابوالحسن میاں غلام محمد نظامی علیہ الرحمہ
نورالدین عبدالرحمن بغدادی علیہ الرحمہ
15 جمادی الاولیٰ
حضرت خواجہ سید شمس الدین امیر کلال علیہ الرحمہ
حضرت شاہ بدیع الدین علیہ الرحمہ

مولانا نظام الدین لکھنوی علیہ الرحمہ
16 جمادی الاولیٰ
شیخ شجاع کرمانی کشمیری علیہ الرحمہ
علامہ وارث حسن کوڑوی علیہ الرحمہ
17 جمادی الاولیٰ
حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ
18 جمادی الاولیٰ
حضرت پیر سید محمد طاہر اشرف جیلانی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ محمد اقبال علیہ الرحمہ
19 جمادی الاولیٰ
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ
حضرت سید عبد القادر چشتی بادشاہ علیہ الرحمہ
غازیٔ ملت شہید ناموس رسالت ملک ممتاز حسین قادری علیہ الرحمہ
20 جمادی الاولیٰ

پیر سید محمد حسین شاہ علیہ الرحمہ (علی پور)
حضرت مولانا رضا علی خان بریلی علیہ الرحمہ (اعلیٰ حضرت کے دادا)
سید نور الحسن شاہ صاحب علیہ الرحمہ
21 جمادی الاولیٰ
حضرت عبدالرحمن محبوب اللہ قادری رفاعی علیہ الرحمہ
حضرت سید حاجی ہاشم میاں امیر میاں جیلانی علیہ الرحمہ
22 جمادی الاولیٰ
حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ
حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ
حضرت امیر الدین گجراتی علیہ الرحمہ
23 جمادی الاولیٰ
حضرت عبداللہ شطاری آگرہ علیہ الرحمہ
24 جمادی الاولیٰ
حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت غلام جیلانی رامپوری علیہ الرحمہ
25 جمادی الاولیٰ
شیخ رکن الدین فردوسی علیہ الرحمہ (دہلی)
حضرت شاہ علم الدین علمی علیہ الرحمہ
26 جمادی الاولیٰ
حضرت بابا محی الدین بخاری علیہ الرحمہ
حضرت شیخ شمس الدین محمد علیہ الرحمہ
حضرت سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ
27 جمادی الاولیٰ
شیخ مظفر بلخی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی علیہ الرحمہ
28 جمادی الاولیٰ
حضرت حیرت شاہ وارثی علیہ الرحمہ (کراچی)

29 جمادی الاولیٰ
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (شام)
30 جمادی الاولیٰ
حضرت مولانا نور احمد بدایونی علیہ الرحمہ

اسلامی سال کا چھٹا مہینہ جمادی الاخریٰ

اسلامی سال کے چھٹے مہینہ کا نام جمادی الاخریٰ ہے کیونکہ جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا۔ اس وقت موسم کا آخر تھا۔ جس میں پانی جمتا تھا۔ اس میں مندرجہ ذیل واقعات رونما ہوئے۔

1......اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو رسول پاک ﷺ کے پاس پہلی مرتبہ سیدنا جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے۔

2......اس ماہ کی بائیس تاریخ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔

3......اس ماہ کی نو تاریخ کو سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

4......اس مہینہ کی پندرہویں تاریخ کو سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ معظّمہ کو گرادیا تھا۔ اس حدیث کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی تھی اور پھر اسے اسی ہیئت پر لوٹا دیا تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانۂ مبارک میں تھی۔

(فضائل الایام والشہور، ص 380، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، پنجاب)

جمادی الاخریٰ کے نوافل

☆اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے تو اس شخص کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس مہینہ کی پہلی رات میں بارہ رکعت نوافل ادا کرتے تھے۔

☆ ماہ جمادی الاخریٰ کی پہلی رات کو دو رکعت نفل پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد استغفار پڑھے۔

☆ ماہ جمادی الاخریٰ کی 10 تاریخ کو بارہ رکعت نفل پڑھے، 6 سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش ایک مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یوسف پڑھے۔ اس کی برکت سے معیشت کی تنگی اور زمانہ کی تمام تکلیفوں سے بےخوف رہے گا۔

☆ ماہ جمادی الاخریٰ کی 28 تاریخ کو مغرب کی نماز کے بعد 4 رکعت نفل پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یَاسَمِیْعُ یَاعَلِیُّ یہ تسبیح پڑھے۔ اس کی برکت سے آئندہ سال تک تمام لوگوں کی نظر میں عزیز اور محترم ہوگا (بحوالہ: وظائف اشرفی، مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 86، مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور)

دعا کی قبولیت کے لئے چند کلمات

حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں آرام کر رہا تھا اچانک غیب سے آواز آئی اے سعید! مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر تو جو دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ مَلِیْكٌ مُّقْتَدِرٌ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ یَّكُوْنُ

فائدہ: حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان جملوں کے بعد میں نے جو دعا

مانگی ہے، وہ قبول ہوئی ہے (روح المعانی فی تفسیر ملیک مقتدر)

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ مَلِيْكٌ مُّقْتَدِرٌ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ فَاَسْعِدْنِيْ فِي الدَّارَيْنِ وَكُنْ لِّيْ وَلَاتَكُنْ عَلَيَّ وَاٰتِنِيْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

مذکور دعا اللہ تعالیٰ میرے لئے میرے بیوی بچوں کے لئے اور پوری امت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

ماہ جمادی الاخریٰ میں بزرگان دین کے اعراس

1جمادی الاخریٰ
حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ (جھنگ)
حضرت پیر میراں شاہ علیہ الرحمہ (بھیرہ شریف)
2جمادی الاخریٰ
قاری محبوب رضا خاں علیہ الرحمہ
شیخ غلام محی الدین گولڑوی علیہ الرحمہ
3جمادی الاخریٰ
شاہ منصور سہروردی علیہ الرحمہ
مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ
4جمادی الاخریٰ
علامہ کفایت علی کافی علیہ الرحمہ
حضرت کرامت علی شاہ کاکوروی علیہ الرحمہ
حضرت سید عبدالحکیم صدیقی علیہ الرحمہ

حضرت علامہ قطب الدین علیہ الرحمہ
5جمادی الاخریٰ
حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ (ترکی)
علامہ ابراہیم خوشترصدیقی علیہ الرحمہ
6جمادی الاخریٰ
حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی علیہ الرحمہ
7جمادی الاخریٰ
حضرت قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ
8جمادی الاخریٰ
حضرت مخدوم علی ماہم علیہ الرحمہ (ممبئی)
امام طاہر بن ابراہیم کوفی علیہ الرحمہ
9جمادی الاخریٰ
حضرت عبدالواحد تمیمی بغدادی علیہ الرحمہ

حضرت سید غلام حیدر علیہ الرحمہ (جہلم)
10 جمادی الاخریٰ
صوفی نجم الدین قادری علیہ الرحمہ
حضرت عبدالقادر شاہولی علیہ الرحمہ (ناگور شریف)
حضرت خواجہ محمد بابا ساسی علیہ الرحمہ
11 جمادی الاخریٰ
صوفی ریاض اللہ (راجہ میاں) علیہ الرحمہ
سید العلماء حضرت سید آل مصطفیٰ علیہ الرحمہ (مارہرہ)
حضرت مولانا فضل الرحمن مدنی علیہ الرحمہ (مدینہ منورہ)
حاجی پیر صاحب علیہ الرحمہ (جہلم)
12 جمادی الاخریٰ
حاج امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ
حضرت بابا جلال الدین چشتی علیہ الرحمہ
مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ
سید غلام نبی شاہ سمندری بابا علیہ الرحمہ

13 جمادی الاخریٰ
حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ
حضرت امام ابوالفرح ابن جوزی علیہ الرحمہ
14 جمادی الاخریٰ
حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد غزالی علیہ الرحمہ
مادر اہلسنت زوجہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہا
15 جمادی الاخریٰ
حضرت علامہ حلیم احمد اشرفی المعروف نانا جان علیہ الرحمہ
مولانا ارشاد حسین رامپوری علیہ الرحمہ
عبدالستار خان وارثی بریلوی علیہ الرحمہ
16 جمادی الاخریٰ
حضرت صدر الدین راجو قتال علیہ الرحمہ (اوچ شریف)
17 جمادی الاخریٰ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
حضرت علامہ مولانا حسن حقانی علیہ الرحمہ
18 جمادی الاخریٰ
حضرت شاہ عالم احمد آباد علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمہ
19 جمادی الاخریٰ
حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری علیہ الرحمہ
حضرت شیخ امیر احمد مینائی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ
20 جمادی الاخریٰ
حضرت خواجہ نصیر الدین شہید علیہ الرحمہ (لاڑکانہ)
21 جمادی الاخریٰ
حضرت خواجہ ابوتراب قریشی علیہ الرحمہ
امام عبد اللہ اسعد یافعی علیہ الرحمہ

شیخ محب اللہ اکبر آبادی علیہ الرحمہ
22 جمادی الاخریٰ
امیر المومنین نائب رسول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
شیخ حامد لاہوری علیہ الرحمہ
23 جمادی الاخریٰ
شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
سید اسماعیل شاہ غازی علیہ الرحمہ
24 جمادی الاخریٰ
حضرت حامد حسین صدیقی علیہ الرحمہ
تاج العلماء محمد میاں مارہروی علیہ الرحمہ
مولانا محبوب علی خان صاحب علیہ الرحمہ
25 جمادی الاخریٰ
حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ (دہلی)
حضرت سید انور شاہ شہید علیہ الرحمہ (کراچی)

26 جمادی الاخریٰ
امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
حضرت امام شیخ عبدالواحد علیہ الرحمہ
27 جمادی الاخریٰ
حضرت شیخ شرف الدین مدنی علیہ الرحمہ
حضرت علاؤالدین بغدادی علیہ الرحمہ
28 جمادی الاخریٰ
سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا
حضرت علامہ مولانا انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمہ (حیدر آباد، دکن)
29 جمادی الاخریٰ
حضرت سیدنا لوط علیہ السلام

اسلامی سال کا ساتواں مہینہ رجب المرجب

اسلامی سال کا ساتواں مہینہ رجب المرجب ہے۔ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔اس ماہ کی بڑی فضیلت ہے۔

حدیث شریف = حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہید سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رجب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے سیراب کرے گا (بحوالہ: شعب الایمان، جلد 3، حدیث 3800، ص 367)

☆ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک محل ہے (بحوالہ: شعب الایمان، جلد 3، حدیث 3802، ص 368)

☆ ماہ رجب کی پہلی رات کو نماز مغرب کے بعد 20 رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ایک مرتبہ یہ کلمہ پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 88، مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور)

☆ حضرت قدوۃ الکبریٰ علیہ الرحمہ نے حضرت عبدالرزاق علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ جو شخص ماہ رجب میں یہ استغفار تین ہزار مرتبہ پڑھے، وہ شخص بخشا جائے گا۔ استغفار یہ ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 88، مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور)

سوسال کی عبادت کا ثواب

حدیث شریف = حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اس نے سوسال کے روزے رکھے اور یہ رجب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اسی دن محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

(شعب الایمان، جلد 3، ص 374، حدیث 3811)

☆ حدیث شریف = حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سوسال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے (احیاء العلوم، جلد اول، ص 373)

☆ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب الایمان میں لکھا ہے کہ ماہ رجب میں ایک دن روزہ رکھا اور ایک رات بہت ہی افضل اور برتر ہے جس نے اس دن روزہ رکھا اور اس رات عبادت کی تو گویا اس نے سوسال کے روزے رکھے اور سوسال تک عبادت کی۔ یہ افضل رات رجب شریف کی ستائیسویں شب ہے (ما ثبت من السنہ، صفحہ نمبر 171)

یہ روایات اگرچہ ضعیف ہیں لیکن ''فضائل اعمال'' میں ضعیف روایات مقبول ہوتی ہیں (بحوالہ: مرقات اشعۃ للمعات)

لیلۃ الرغائب کی فضیلت

ماہ رجب کی پہلی جمعرات کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں۔ اس کی فضیلت میں جو احادیث مروی

ہیں اگرچہ محدثین اپنے قاعدے کے مطابق انہیں موضوع بتلاتے ہیں مگر اجلہ اکابر اولیاءاللہ کے نزدیک وہ صحیح ہیں۔

اس رات میں مغرب کی نماز کے بعد بارہ رکعت نفل چھ سلاموں سے ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ستر مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ پھر سجدہ میں جا کر ستر مرتبہ یہ پڑھے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ اور سجدہ سے سر اٹھا کر ستر مرتبہ یہ پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ

پھر دوسرا سجدہ کرلے اور اس میں وہی دعا پڑھے اور پھر سجدہ میں دعا مانگے جو دعا مانگے گا، قبول ہوگی (بحوالہ: ماثبت من السنہ، ص136)

رجب کی ستائیسویں رات کے نوافل

☆ رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے جو اس میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی ایک سورت اور ہر دو رکعت میں التحیات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھے:

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

استغفار سو مرتبہ پڑھے اور درود شریف سو مرتبہ پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی

چاہے، دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعا کے جو گناہ کے لئے ہو

(بحوالہ: شعب الایمان، جلد 3، ص 374، حدیث 3812)

رجب کی ستائیسویں رات کو دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُشَاھِدَۃِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخَلْوَۃِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِھَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِہٖ لَیْلَۃَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبَ دَعْوَتِیْ یَااَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (بحوالہ: نزہۃ المجالس، جلد اول، ص 130، فضائل الایام والشہور، ص 403، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

ماہ رجب المرجب میں بزرگان دین کے اعراس

1 رجب المرجّب
حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ نور اللہ نعیمی قادری علیہ الرحمہ
حضرت سید امیر الدین علیہ الرحمہ
2 رجب المرجّب

حضرت مفتی تقدس علی خان علیہ الرحمہ
حضرت اقبال ممتازی رحمانی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ غلام یٰسین جمالی علیہ الرحمہ
حضرت سید ابوالحسنات محمد احمد قادری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ دین محمد سیالوی ثانی علیہ الرحمہ
3رجب المرجّب
حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ
4رجب المرجّب
حضرت سید شاہ حسن چشتی علیہ الرحمہ
حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ
شہید ناموس رسالت محمد عامر چیمہ علیہ الرحمہ
حضرت قاری محمد صدیق دھونی علیہ الرحمہ
5رجب المرجّب
حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ
6رجب المرجّب
سلطان الہند حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی علیہ الرحمہ
7رجب المرجّب
حضرت سید اشرف علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ
حضرت عین الدین شامی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ جلال الدین تبریزی علیہ الرحمہ
8رجب المرجّب
حضرت امام دارقطنی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ فیض محمد شاہ جمالی علیہ الرحمہ
9رجب المرجّب
حضرت خواجہ شمس الدین محمد تبریزی علیہ الرحمہ
سرکارِ کلاں حضرت سید مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ

10 رجب المرجّب
حضرت مفتی شاہ محمد مسعود علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد اشرف مدنی علیہ الرحمہ
11 رجب المرجّب
شیخ ابوالحسین احمد نوری (مارہرہ شریف) علیہ الرحمہ
حضرت سید علی حسین اشرفی علیہ الرحمہ
12 رجب المرجّب
حضرت شیخ ابوالحسن فراری علیہ الرحمہ
حضرت سید اجمل شاہ شہید علیہ الرحمہ
13 رجب المرجّب
حضرت خواجہ عبداللہ محمد علیہ الرحمہ
حضرت سید موسیٰ قادری علیہ الرحمہ (بغداد شریف)
حضرت سید عبدالقادر لاہوری علیہ الرحمہ
حضرت پیر عبدالرحمن سہروردی علیہ الرحمہ

14 رجب المرجّب
ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
خواجہ حسام الدین جگر سوختہ علیہ الرحمہ
حضرت سید سالارِ مسعود غازی علیہ الرحمہ
15 رجب المرجّب
علامہ عبدالصمد مقتدری علیہ الرحمہ
16 رجب المرجّب
حضرت سید یعقوب زنجانی علیہ الرحمہ
محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ
17 رجب المرجّب
حضرت ابوالفضل عباس رضی اللہ عنہ (عمِّ رسول)
حضرت امام حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ
18 رجب المرجّب
حضرت ابومحمد عبداللہ سرغابی تونسی علیہ الرحمہ

حضرت علامہ تحسین رضا خان علیہ الرحمہ
19 رجب المرجّب
حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت میر سید محمد اودھی علیہ الرحمہ
20 رجب المرجّب
حضرت امام محی الدین نووی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ علاؤالدین عطار علیہ الرحمہ
حضرت شاہ اویس بلگرامی علیہ الرحمہ
خواجہ حافظ محمد عبدالکریم علیہ الرحمہ
حضرت صوفی جان محمد ابوالعلائی جہانگیری علیہ الرحمہ
21 رجب المرجّب
حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ الرحمہ
حضرت شیخ نظام الدین بلخی علیہ الرحمہ
خطیب اعظم علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ

22رجب المرجّب
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
حضرت سید موسیٰ بن داؤد علیہ الرحمہ
حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ الرحمہ
23رجب المرجّب
حضرت شیخ ذکریا ہروی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ احمد سمنانی علیہ الرحمہ
24رجب المرجّب
حضرت مسلم بن حجاج نیشاپوری علیہ الرحمہ
حضرت بندگی مبارک چشتی علیہ الرحمہ
25رجب المرجّب
حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الرحمہ
حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ
حضرت شاہ عبدالرحمن قلندر خراسانی علیہ الرحمہ

26رجب المرجّب
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
حضرت حسن شاہ پیر غازی علیہ الرحمہ
حضرت سید اصغر شاہ جیلانی علیہ الرحمہ
27رجب المرجّب
حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ
حضرت بابا ولایت علی شاہ قلندری علیہ الرحمہ
امیر الحسنات پیر صاحب مانکی شریف علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ
28رجب المرجّب
حضرت شاہ عفد الدین صابری علیہ الرحمہ
29رجب المرجّب
حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ
حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ علیہ الرحمہ

حضرت سید ضمیر الحسن چشتی علیہ الرحمہ
حضرت مفتی علامہ امیر الدین جیلانی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ حافظ محمد حبیب الرحمن لاثانی علیہ الرحمہ
30 رجب المرجّب
حضرت شیخ غلام نقشبند لکھنوی علیہ الرحمہ
حضرت پیر عبد الرحیم بھر چونڈی علیہ الرحمہ

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظّم

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شعبان تشعب سے ماخوذ ہے اور تشعب کے معنیٰ تفرق کے ہیں۔ چونکہ اس ماہ میں بھی خیر کثیر متفرق ہوتی ہے۔ نیز بندوں کو رزق اس مہینہ میں متفرق اور تقسیم ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کو اس لئے شعبان کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ دار کے لئے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوتا ہے (بحوالہ: ما ثبت من السنۃ، ص 141 ،فضائل الایام والشھور، ص 404، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد پنجاب)

شعبان المعظّم میں مندرجہ ذیل مشہور واقعات ہوئے

1......اس مہینہ کی پانچ تاریخ کو سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک ہوئی۔

2......اسی مہینہ کی پندرہویں تاریخ کو شب برأت یعنی لیلۂ مبارک ہے جس میں اُمّت مسلمہ کے بہت افراد کی مغفرت ہوتی ہے۔

3......اسی ماہ کی سولہویں تاریخ کو تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ ابتداء اسلام میں کچھ عرصہ بیت المقدس قبلہ رہا اور پھر اللہ تعالیٰ نے سید عالم ﷺ کی مرضی کے مطابق کعبۂ معظّمہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا۔ اس وقت سے ہمیشہ تک مسلمان کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے (بحوالہ: عجائب المخلوقات ص 47،فضائل الایام والشھور، ص 405، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، پنجاب)

حدیث = نبی پاک ﷺ نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا

مہینہ ہے(بحوالہ:الجامع الصغیر حدیث 4889،ص 301)

☆ شعبان کی پہلی رات کو 100 رکعت نفل پڑھے۔ 50 سلام کے ساتھ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص 10 مرتبہ پڑھے۔سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَعُوۡذُ بِنُوۡرِ وَجۡهِكَ الَّذِىۡ اَضَاتَ بِهِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ السَّبۡعَ وَ كَشَفۡتَ بِهِ الظُّلُمَاتِ وَصَلَحَ بِهٖ اَمۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ مِنۡ فَجَاءِ نَقۡمَتِكَ مِنۡ تَحۡوِيۡلِ عَاقِبَتِكَ مِنۡ شَرِّ كِتَابٍ سَبَقَ اَعُوۡذُ بِعَفۡوِكَ وَاَعُوۡذُ بِرَضَاكَ مِنۡ سَخَطِكَ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡكَ جَلَّ ثَنَاءُ وٗكَ وَمَا اَبۡلَغُ رَحۡمَتَكَ وَلَا اُحۡصِىۡ ثَنَاءً عَلَيۡكَ اَنۡتَ كَمَا اَثۡنَيۡتَ عَلٰى نَفۡسِكَ

اس کے بعد درود پاک پڑھے اور ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ هَبۡ لِىۡ قَلۡبًا نَقِيًّا مِنَ الشِّرۡكِ بَرِيًّا لَا شَقِيًّا

اس کی برکت سے اس کے نامۂ اعمال میں 10 ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس ہزار گناہ معاف ہوں گے۔(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف، حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ،ص 90،مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور پنجاب)

☆ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شعبان کی پہلی شب بارہ رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو 12 ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور بارہ سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ گویا اپنی ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے اور 80 دن تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔(نزہۃ المجالس، جلد اول،ص 131،فضائل الایام والشہود،ص 409،مطبوعہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

شب برأت کی فضیلت واہمیت

ماہ شعبان کی پندرہویں رات کوشب برأت کہا جاتا ہے۔شب کے معنی''رات''اور برأت کے معنی نجات کے ہیں۔یعنی اس رات کو''نجات کی رات'' کہا جاتا ہے چونکہ اس رات کومسلمان عبادت وریاضت میں گزار کر جہنم سے نجات حاصل کرتے ہیں۔اس لئے اس رات کوشب برأت کہا جاتا ہے۔

القرآن: ترجمہ......قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا ہے، بے شک ہم ڈرسنانے والے ہیں، اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام (سورۃ الدخان 2/4)

حدیث شریف = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ فرمایئے۔ارشاد ہوا آئندہ سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہوتے ہیں۔وہ سب اس شب میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے لوگ آئندہ سال مرنے والے ہوتے ہیں، وہ بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور رات میں لوگوں کے (سال بھر کے) اعمال اٹھالئے جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کا مقررہ رزق اتارا جاتا ہے(بحوالہ: مشکوٰۃ شریف، جلداول، ص 277)

مغرب کے بعد چھ نوافل

مغرب کے فرض وسنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت خصوصی نوافل ادا کرنا معمولاتِ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہے۔مغرب کے فرض وسُنّت وغیرہ ادا کر کے چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کیجئے۔پہلی دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل یہ عرض کیجئے: اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔دوسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل عرض کیجئے۔اللہ

عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل اس طرح عرض کیجئے۔ اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے صرف اپنا محتاج رکھ اور غیروں کی محتاجی سے بچا۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قل ہو اللہ یا ایک بار سوۂ یاسین پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بلند آواز سے پڑھے اور دوسرے خاموشی سے سنیں، اس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اس دوران زبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ ان شاء اللہ عزوجل رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یاسین شریف کے بعد دعائے نصف شعبان بھی پڑھئے۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ اے اللہ عزوجل اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا۔ اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل و انعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے اللہ عزوجل! اگر تو اپنے یہاں ام الکتاب (لوح محفوظ) میں مجھے شقی (بدبخت)، محروم، دھتکارا ہوا اور رزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے اللہ عزوجل! اپنے فضل سے میری بدبختی، محرومی، ذلت اور رزق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے خوش بخت، رزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توثیق دیا ہوا ثبت (تحریر) فرما دے۔ کہ تو نے ہی فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ "اللہ عزوجل جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے" (کنزالایمان پ ۱۳، الرعد ۳۹)

خدایا اللہ عزوجل! تجلی اعظم کے وسیلے سے جو نصف شعبان المکرم کی رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے (یا اللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر درود و سلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عزوجل کے لئے ہے۔

قبرستان جانا سنت ہے

حدیث شریف = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جنت

البقیع میں تشریف فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آقائے دوجہاں ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1447، ص 398، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ: اس حدیث پاک سے شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت بھی ثابت ہوئی اور اس شب میں قبرستان جانا سُنّت ثابت ہوا۔ اسی لئے اہل اسلام اور خوش عقیدہ مسلمان اس رات کو عبادت اور دن کو روزوں میں گزارتے ہیں اور خاص طور پر قبرستان میں اپنے عزیز و رشتہ دار کی قبروں پر جاتے ہیں اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کرتے ہیں۔

قبرستان کے آداب

قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ اور پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا، اس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو (عالمگیری درمختار)

اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے تو وہاں تک جانا منع ہے۔ دور ہی سے فاتحہ پڑھ لے۔ قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے (اگر راستے میں کنکر وغیرہ ہوں تو جوتیاں پہن سکتا ہے) کسی قبر پر پاؤں نہ رکھے اور نہ ہی قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرے۔

زیارت قبور کا طریقہ

1......زیارت قبور کا طریقہ یہ ہے کہ پائینتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے

کھڑا ہو۔ سرہانے سے نہ آئے کہ میت کے لئے باعث تکلیف ہے اور کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَر

2......قبرستان میں جائے تو الحمد شریف اور الم سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی اور آمن الرسول آخر تک اور سورۂ یٰسین، سورۂ ملک اور سورۂ تکاثر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ، گیارہ سات یا تین مرتبہ پڑھے۔ ان سب کا ثواب مرحومین کو ایصال کرے۔ حدیث پاک میں ہے جو گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مرنے والوں کو پہنچائے تو مرنے والوں کی گنتی کے برابر ثواب ملے گا (درمختار، ردالمحتار)

3......نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مرحومین کو پہنچا سکتا ہے۔ ان سب کو پہنچے گا اور پڑھنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی (ردالمحتار)

آتش بازی سے بچیں

کچھ لوگ ہمارے معاشرے میں ایسے بھی ہیں جو شعبان کے مہینے میں خصوصا شب برأت میں خوب آتش بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ شعبان کا بابرکت مہینہ شروع ہوتے ہی گلی کوچوں میں پٹاخوں کی آوازیں گونجنا شروع ہوجاتی ہیں۔ لوگوں کی جہالت و نادانی کا یہ عالم ہے کہ وہ آتش بازی کو شب برأت کا حصہ تصور کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! آتش بازی حرام ہے اور ان مبارک ایام میں تو بہت سخت گناہ ہے۔

آتش بازی کرنے والے ذرا سوچیں کہ ہمارے اس کام سے مال کا ضیاع، وقت کا ضیاع اور ضعیف اور مریضوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے، شب بیداری کرنے والے مسلمانوں کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شب بیداری کا اہتمام

شب برأت میں سرکار اعظم ﷺ نے خود بھی شب بیداری کی اور دوسروں کو بھی شب بیداری کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ کا فرمان عالی شان اوپر مذکور ہوا کہ ”جب شعبان کی پندرھویں رات ہوتو شب بیداری کرواور دن کو روزہ رکھو“ اس فرمان جلیل کی تعمیل میں اکابر علماء اور مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ اس رات میں شب بیداری کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں۔

گیارہویں صدی کے مجدد شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ تابعین میں سے جلیل القدر حضرات مثلاً حضرت خالد بن معدان، حضرت مکحول، حضرت لقمان بن عامر اور حضرت اسحٰق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد میں جمع ہوکر شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری کرتے تھے اور رات بھر مسجد میں عبادات میں مصروف رہتے تھے (ما ثبت من السنۃ، ص 202، لطائف المعارف)

شب برأت کے نوافل

اس رات کو سو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس نماز کو صلوٰۃ الخیر کہتے ہیں۔ جو شخص یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ نگاہ رحمت فرمائے گا اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ادنیٰ حاجت اس کی بخشش ہے (بحوالہ: غنیۃ الطالبین، جلد اول، ص 192، فضائل الایام، والشہور ص 413، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، پنجاب)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا نیاز مند اُمّتی شب برأت میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی (نزہۃ المجالس، جلد اول، ص 192)

شعبان المعظم میں بزرگانِ دین کے اعراس

1شعبان المعظم
محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد قادری علیہ الرحمہ
پیر سائیں راشد روزہ دھنی علیہ الرحمہ
2شعبان المعظم
سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ
حضرت سری مہدی طبر مدینہ علیہ الرحمہ
3شعبان المعظم
حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ
حضرت پیر سید اکبر علی شاہ علیہ الرحمہ
حضرت حافظ محمد عبد الرحمن ثانی علیہ الرحمہ

4شعبان المعظم
ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا
مولانا سید امیر اجمیری خوشاب علیہ الرحمہ
شیخ نصیر الدین شاہ علیہ الرحمہ
مفتی شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ
5شعبان المعظم
حضرت خواجہ فخر الدین چشتی علیہ الرحمہ
حضرت پیر سید غائب شاہ غازی علیہ الرحمہ
حضرت غلام محی الدین مارہروی علیہ الرحمہ
حضرت پیر سید مزمل شاہ جیلانی علیہ الرحمہ
حضرت ڈاکٹر قمر رضا خان بریلی علیہ الرحمہ
6شعبان المعظم
خواجہ بابا معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ
حضرت سید نعیم اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ سید محمد کالپوری علیہ الرحمہ (کالپی شریف)

7 شعبان المعظم
حضرت شاہ عقیق علیہ الرحمہ
حضرت امام ابوسعید مخزومی علیہ الرحمہ
حضرت مخدوم ابوالقاسم نورالحق ٹھٹھوی علیہ الرحمہ
8 شعبان المعظم
خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمہ
حضرت قاضی فتح اللہ علیہ الرحمہ (کوٹلی آزاد کشمیر)
حضرت مولانا حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ
9 شعبان المعظم
حضرت سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ
حضرت شیخ ابوعلی ترکمانی علیہ الرحمہ
حضرت پیر محی الدین لعل بادشاہ (مکھڈ شریف اٹک) علیہ الرحمہ
10 شعبان المعظم
حضرت شیخ محمد معصوم سرہندی دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت سیدنا ابراہیم شاہ بخاری علیہ الرحمہ

11 شعبان المعظم
حضرت ابوسعید اعرابی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ ابراہیم بلخی علیہ الرحمہ
12 شعبان المعظم
مجاہد اسلام حضرت محمد بن قاسم علیہ الرحمہ
حضرت پیر خواجہ نور محمد علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محمود الوری علیہ الرحمہ (حیدر آباد)
حضرت شاہ فیض الدین سرمست علیہ الرحمہ
13 شعبان المعظم
حضرت علامہ مولانا محدث عبد الاحد علیہ الرحمہ (پیلی بھیت شریف)
حضرت سید افضل حسین جماعتی علیہ الرحمہ
14 شعبان المعظم
ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
حضرت دمڑی والی سرکار علیہ الرحمہ (میر پور خاص سندھ)

حضرت علامہ محمد شمس الدین گیلانی علیہ الرحمہ
15شعبان المعظم
جن بزرگوں کی تاریخ وصال نہیں ملتی، ان سب کا عرس پاکستان میں شعبان المعظم کی پندرہویں شب یعنی (شب برأت) میں منایا جاتا ہے
16شعبان المعظم
حضرت شرف الدین قتال بغدادی علیہ الرحمہ
17شعبان المعظم
حضرت اسماعیل نیشاپوری علیہ الرحمہ
حضرت شیخ اسحق مغربی علیہ الرحمہ
18شعبان المعظم
حضرت سیدنا عثمان مروندی (المعروف لعل شہباز قلندر) علیہ الرحمہ
حضرت سید یحییٰ حسن نوری علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ
19شعبان المعظم
حضرت شیخ ابوبکر شبلی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا فتح الدین چشتی علیہ الرحمہ (ملتان)

حضرت مولانا عبدالکریم درس علیہ الرحمہ
20 شعبان المعظم
حضرت سلطان شمس الدین التمش علیہ الرحمہ
21 شعبان المعظم
حضرت علامہ عبدالحکیم فرنگی محلی علیہ الرحمہ
حضرت مفتی علی محمد معیری علیہ الرحمہ
22 شعبان المعظم
حضرت عبدالقادر مکی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابوالفرج بغدادی علیہ الرحمہ
23 شعبان المعظم
حضرت شیخ رضا رفیقی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد بن ہاشم فاضل سورتی علیہ الرحمہ
24 شعبان المعظم

حضرت شیخ نذیر الدین علیہ الرحمہ
حضرت سید عتیق اللہ چشتی علیہ الرحمہ
حضرت پیر محمد شاہ بھیرہ شریف علیہ الرحمہ
25 شعبان المعظم
حضرت خواجہ غلام علی جان مجددی علیہ الرحمہ
26 شعبان المعظم
حضرت شیخ ذوالنون مصری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ علامہ علی مجددی علیہ الرحمہ
27 شعبان المعظم
حضرت امام ابوسعید مخزومی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابوسلیمان دارانی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابوحفص سہروردی علیہ الرحمہ
28 شعبان المعظم

حضرت شاہ کبیر جونپوری علیہ الرحمہ
حضرت محمد یوسف المعروف پشاوری بابا علیہ الرحمہ
حضرت حاجی محمد مشتاق قادری عطاری علیہ الرحمہ
29 شعبان المعظم
حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام
حضرت شاہ نعمت اللہ قادری پھلواری علیہ الرحمہ
30 شعبان المعظم
حضرت شیخ فضل نیاز علیہ الرحمہ
حضرت شیخ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمہ

پریشانیوں سے نجات کا نبوی نسخہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت یا پریشانی میں گرفتار ہو، اسے چاہئے کہ اذان کے وقت منتظر رہے اور اذان کا جواب دینے کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور اس کے بعد اپنی حاجت اور خوش حالی کی دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ دعائے مبارک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّ اَمْوَاتًاO (حصن حصین ص118)

اسلامی سال کا نواں مہینہ رمضان المبارک

اسلامی سال کا نواں مہینہ رمضان المبارک ہے۔اس ماہ مبارک کی برکتوں کے تو کیا کہنے۔ جیسے ہی ماہ رمضان کا ہلال نظر آتا ہے۔ ہر طرف نور ہی نور، ہوا، فضا اور موسم میں ایک عجیب سا کیف و سرور نظر آتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ سب کچھ بدل گیا ہے۔آسمانوں سے رحمتوں کی بارش، زمین والوں پر ہر لمحہ نوازش، زمین پر معصوم ملائکہ کا نزول، عاصیوں کے لئے مغفرت کے پروانے تقسیم، نیکوکاروں کے لئے درجات میں بلندی کی بشارتیں، سحری کے ایمان افروز لمحات، افطار کی بابرکت گھڑیاں، دعاؤں کی قبولیت کی ساعتیں، تراویح کی حلاوتیں، تہجد کی نماز کی چاشنی، تلاوت قرآن سے فضاؤں کا گونجنا، نعت مصطفی ﷺ سے مسلمانوں کا جھومنا، حالت روزہ میں دلوں کا جگمگانا، روزہ داروں کے پر رونق چہرے، مساجد میں مسلمانوں کا جم غفیر، صدقات و خیرات وزکوٰۃ کا تقسیم ہونا، کوئی اشارہ مل رہا ہے، دل گواہی دے رہا ہے، خشوع وخضوع بڑھتا چلا جارہا ہے۔عبادت کا ذوق وشوق بڑھتا چلا جارہا ہے۔ یقینا یقینا کریم مہینہ جلوہ افروز ہو چکا ہے۔ کریم پروردگار جل جلالہ کے در سے، کریم رسول ﷺ کے صدقے میں، رمضان کریم تشریف لایا ہے۔

اس کی لذت اہل عشق ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ ہم جیسے ناتواں، کمزور، گنہگار، بدکار، سیاہ کار، عصیاں شعار، ہر طرح سے بے کار اور بے قدرے لوگ اس کی قدر و منزلت کیا جانیں؟ اہل دل ہی اس ماہ کا مقام ومرتبہ جان سکتے ہیں۔

اس ماہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس ماہ میں قرآن مجید کا نزول ہوا، سورۂ بقرہ کے 23ویں رکوع کی آیت 185 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

ترجمہ: رمضان کا مہینہ، جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں (سورۂ بقرہ، آیت 185، پارہ 2)

جب کلام الٰہی سب کلاموں کا سردار ہے تو جس ماہ مقدس میں اس کا نزول ہوا، وہ مہینہ دیگر مہینوں کا سردار کیونکر نہ ہو؟ قرآن مجید کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی اور کتابیں بھی اسی ماہ رمضان میں نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے یکم یا تین رمضان کو نازل ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت چھ رمضان المبارک کو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل بارہ یا چودہ رمضان المبارک کو، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور بارہ یا اٹھارہ رمضان المبارک کو نازل ہوئی اور قرآن مجید لیلۃ القدر (ستائیسویں شب) میں نازل ہوا۔ لہذا اس مہینے کو قرآن مجید سے خاص مناسبت ہے۔ اسی لئے حضور اکرم نور مجسم ﷺ اس مہینے میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے تھے اور آپ اس مہینے میں چھوٹی ہوئی تیز ہواؤں سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

ماہ رمضان المبارک کے فضائل و برکات

حدیث شریف: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخر رات تک بند نہیں ہوتے جو کوئی بندہ اس ماہ مبارک کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلہ میں) اس کے لئے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے

اوراس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بنا تا ہے جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے پٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یاقوت سرخ جڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مہینے کے آخر دن اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اوراس کے لئے صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اس ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلے) اسے (جنت میں) ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ اس کے سائے میں گھوڑے سوار پانچ سو برس تک چلتا رہے (شعب الایمان جلد 3 صفحہ نمبر 314)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ پانچوں نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور ماہ رمضان اگلے ماہ رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے (صحیح مسلم، جلداول صفحہ نمبر 122)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ بے شک جنت ابتدائی سال سے آئندہ سال تک رمضان المبارک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رمضان شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عرض کرتی ہیں، اے پروردگار جل جلالہ! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو ان کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 174)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گنہ گاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا، نیز شب جمعہ اور روز جمعہ (یعنی جمعرات کو غروب آفتاب سے لے کر جمعہ کو غروب آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس

لاکھ گنہ گاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جا چکے ہوتے ہیں۔
(کنز العمال جلد 8 صفحہ نمبر 223)

حدیث شریف: حضرت ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ ماہ رمضان میں گھر والوں کے خرچ میں کشادگی کرو کیونکہ ماہ رمضان میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہیں (کنز العمال جلد 8، صفحہ نمبر 216)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں روزہ اور قرآن بندے کے لئے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا، اے رب کریم جل جلالہ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا، میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شفاعت اس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔ (مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ نمبر 586)

حدیث شریف: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں۔

1۔ پہلی یہ کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرمائے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

2۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

3۔ تیسرے یہ کہ فرشتے ہر رات اور دن ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

4۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے ”میرے (نیک) بندوں کے لئے مزین (یعنی آراستہ) ہوجا عنقریب وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے“

5۔ پانچواں یہ کہ جب ماہ رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

قوم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ کیا یہ لیلۃ القدر ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہوجاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے (الترغیب والترہیب جلد دوم صفحہ نمبر 20)

محترم حضرات! آپ نے ماہ رمضان شریف کے فضائل ومناقب احادیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔ حقیقت میں کیا شان ہے ماہ رحمت ومغفرت کی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہر صورت ہماری مغفرت کروانے کے لئے تشریف لاتا ہے۔ جنت کے پروانے تقسیم کرنے کے لئے تشریف لاتا ہے۔

☆ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے ”اس مہینہ کو خوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پورا رمضان خیر ہی خیر ہے۔ دن کا روزہ ہو یا رات کا قیام۔ اس مہینہ میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کا درجہ رکھتا ہے“ (تنبیہ الغافلین صفحہ نمبر 321)

☆ حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں ”اگر اللہ تعالیٰ کو امت محمدی ﷺ پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رمضان اور سورۂ اخلاص ہرگز عنایت نہ فرماتا“ (نزہۃ المجالس، جلد اول صفحہ نمبر 163)

☆ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے امت محمدیہ ﷺ کو دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دو اندھیروں کے ضرر (یعنی نقصان) سے محفوظ رہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یااللہ جل جلالہ! وہ کون کون سے نور ہیں؟ ارشاد ہوا نور رمضان اور نور قرآن۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی دو اندھیرے کون کون سے ہیں، فرمایا! ایک قبر کا اور دوسرا قیامت کا (درۃ الناصحین ص 11)

رمضان المبارک میں گناہ کرنے والوں کا انجام

حدیث شریف: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت ذلیل ورسوا نہ ہوگی جب تک ماہ رمضان کے حق کو ادا کرتی رہے گی۔'' عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ! رمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل ورسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا اس ماہ میں ان کا حرام کاموں کا کرنا، پھر ارشاد فرمایا جس نے اس ماہ میں زنا کیا، یا شراب پی تو اگلے رمضان تک اللہ تعالیٰ اور جتنے آسمانی فرشتے ہیں سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہ رمضان کو پانے سے پہلے ہی مرگیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہ رمضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں، اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ ہے (طبرانی معجم صغیر جلد اول صفحہ نمبر 248)

☆ ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ زیارت قبور کے لئے کوفہ کے قبرستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کو اس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ بارگاہ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ یااللہ جل جلالہ! اس میت کے حالات مجھ پر منکشف (یعنی ظاہر) فرما۔ فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی التجا مسموع ہوئی (یعنی سنی گئی) اور

دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اس مردے کے درمیان جتنے پردے تھے، تمام اٹھا دیئے گئے۔ اب ایک ہیبت ناک منظر آپ کے سامنے تھا۔کیا دیکھتے ہیں کہ مردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر اس طرح آپ سے فریاد کر رہا ہے۔اے علی رضی اللہ عنہ میں آگ میں جل رہا ہوں۔قبر کے دہشت ناک منظر اور مردہ کی چیخ و پکار اور دردناک فریاد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بے قرار کر دیا۔آپ نے اپنے رحمت والے رب جل جلالہ کے دربار میں ہاتھ اٹھا دیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اس میت کی بخشش کی درخواست پیش کی۔غیب سے آواز آئی ''اے علی رضی اللہ عنہ! آپ اس کی سفارش نہ ہی فرمائیں کیونکہ روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رمضان المبارک کی بے حرمتی کرتا، رمضان میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔'' مولیٰ علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر اور بھی رنجیدہ ہو گئے اور سجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے یا اللہ جل جلالہ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے۔اس بندے نے بڑی امید کے ساتھ مجھے پکارا ہے میرے مالک! تو مجھے اس کے آگے رسوا نہ فرمانا۔اس کی بے بسی پر رحم فرما دے اور اس بے چارے کو بخش دے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ رو رو کر مناجات کر رہے تھے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور ندا آئی، اے علی رضی اللہ عنہ! ہم نے تمہاری شکستہ دلی کے سبب اسے بخش دیا چنانچہ اس مردے پر سے عذاب اٹھا لیا گیا (انیس الواعظین صفحہ نمبر 25)

محترم حضرات! جہاں ماہ رمضان کے فضائل و برکات ہیں وہاں اس ماہ کی تعظیم و توقیر نہ کرنے والوں کے لئے بہت شدید عذاب کی وعید ہے لہذا ہم سے جس قدر ہو سکے، اس ماہ مقدس کی تعظیم و توقیر کرنی چاہیئے۔ہم ناتواں ہیں۔اگر عبادت زیادہ نہیں کر سکتے تو نہ کریں مگر گناہوں سے ہر ممکن بچنے کی کوشش کریں۔

ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں

القرآن: یَا اَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ (سورۂ بقرہ آیت 183، پارہ 2)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے

اس آیت مبارکہ میں ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا ذکر ہوا توحید ورسالت کا اقرار کرنے اور تمام ضروریات دین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رمضان المبارک کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد وعورت) عاقل و بالغ پر فرض ہیں۔ درمختار علی مع ردالمحتار جلد سوم صفحہ نمبر 330 پر درج ہے کہ روزے دس شعبان المعظم 2ھ کو فرض ہوئے۔

ماہ رمضان کے روزوں کی فضیلت

حدیث شریف: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہئے اس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہو گیا (صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ نمبر 183)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گناہ تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سوائے روزے کے روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب جل جلالہ سے ملنے کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ

کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔(صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر 363)

حدیث شریف: حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریّان کہا جاتا ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے۔ اس کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پس پھر کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہوگا (صحیح بخاری، جلد 2، ص 277)

حدیث شریف: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ماہ رمضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سکون سے رکھا اس کے لئے جنت میں ایک گھر سرخ یاقوت یا سبز زمرد کا بنایا جائے گا۔(مجمع الزوائد جلد سوم، صفحہ نمبر 346)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دعا قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے(شعب الایمان جلد 2 صفحہ نمبر 415)

روزہ چھ چیزوں کا

علماء فرماتے ہیں کہ روزہ چھ چیزوں کا ہے۔

(1) آنکھ کا بدنظری اور تاک جھانک سے بچے (2) کانوں کا کہ جھوٹ، غیبت اور گانے بجانے کے سننے سے بچائے (3) زبان کا کہ جھوٹ، غیبت، گالیوں، فضول اور بے ہودہ بکواس سے بچائے (4) باقی بدن کا کہ ہاتھوں سے چوری اور ظلم نہ کرے اور پیروں سے چل کر کسی بری

اور گناہ کی جگہ نہ جائے (5) حرام غذا کا کہ اس سے پرہیز کرے اور حلال بھی جہاں تک ہو، کم کھائے تا کہ روزے کے انوار اور برکات حاصل ہوں (6) پھر ڈرتا رہے کہ خدا جانے یہ روزہ قبول بھی ہوگا یا نہیں کہ شاید کوئی غلطی ہوگئی ہو مگر اس ڈر کے ساتھ کریم پروردگار کے کرم کے بھروسہ پر امید بھی رکھے۔

اور خاص بندوں کے لئے ان چھ کے ساتھ ایک ساتویں چیز اور ہے کہ حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کی طرف سے دل کو ہٹالے یہاں تک کہ افطاری کا سامان بھی نہ کرے۔

احیاء کی شرح میں بعض بزرگوں کا قصہ آیا ہے کہ اگر کہیں سے افطاری آ جاتی تو اس کو خیرات کرڈالتے تا کہ دل اس میں مشغول نہ رہے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ **کتب علیکم الصیام** میں انسان کی ہر چیز پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ پس زبان کا روزہ، جھوٹ اور غیبت سے بچنا ہے اور کان کا روزہ ناجائز چیزوں کے سننے سے پرہیز ہے اور آنکھوں کا روزہ کھیل تماشے سے بچنا ہے اور نفس کا روزہ حرص اور خواہشوں سے اور دل کا روزہ دنیا کی محبت سے بچنا ہے اور روح کا روزہ یہ ہے کہ آخرت کی لذتوں کی بھی خواہش نہ ہو اور سر خاص کا روزہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے سوا کسی پر بھی نظر نہ ہو۔

شب قدر ملنے کی وجہ

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جب پہلی امتوں کے لوگوں کی عمروں پر توجہ فرمائی تو آپ کو اپنی اُمّت کے لوگوں کی عمریں کم معلوم ہوئیں۔ آپ ﷺ نے یہ خیال فرمایا کہ جب گزشتہ لوگوں کے مقابلے میں ان کی عمریں کم ہیں تو ان کی نیکیاں بھی کم رہیں گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے

(موطا امام مالک ص 260)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک نیک شخص کا ذکر فرمایا جس نے ایک ہزار ماہ تک راہ خدا کے لئے ہتھیار اٹھائے رکھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس پر تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور ایک رات یعنی شب قدر کی عبادت کو اس مجاہد کی ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر قرار دیا۔

(سنن الکبریٰ، بیہقی جلد 4، ص 306، تفسیر ابن جریر)

شب قدر کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب شب قدر ہوتی ہے، جبرئیل امین علیہ السلام ملائکہ کی جماعت میں اترتے ہیں اور ہر قیام وقعود کرنے والے بندے پر جو خدا تعالیٰ کے ذکر وعبادت میں مشغول ہو (اس کے لئے) دعا کرتے ہیں (بیہقی)

حدیث شریف: جس شخص نے ایمان اور اخلاص کے ساتھ ثواب کے حصول کی غرض سے شب قدر میں قیام کیا (عبادت کی) تو اس کے سارے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (بخاری شریف و مسلم شریف)

شب قدر کو کن راتوں میں تلاش کریں؟

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرور کائنات ﷺ کا فرمان ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری، مشکوٰۃ)

حدیث شریف: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا۔ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں یعنی 21، 23،

25، 27اور 29 کی رات میں ہے۔ جو شخص ثواب کی نیت سے ان رات میں عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اسی رات کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ یہ رات کھلی ہوئی اور چمکدار ہوتی ہے۔ صاف وشفاف گویا انوار کی کثرت کے باعث چاند کھلا ہوا ہے۔ یہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارتے جاتے۔ اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح جیسا کہ چودھویں کا چاند کیونکہ شیطان کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس دن سورج کے ساتھ نکلے (مسند احمد، جلد 5 ص 324، مجمع الزوائد)

شب قدر کو پوشیدہ رکھنے میں حکمتیں

لوگ اکثر یہ سوال پوچھتے ہیں کہ شب قدر کو پوشیدہ رکھنے میں کیا حکمتیں ہیں؟ جواب یہ ہے کہ اصل حکمتیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ یہ وہ جواب ہے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ نبوی میں اس وقت دیا کرتے جب انہیں کسی سوال کے جواب کا قطعی علم نہ ہوتا۔ وہ فرماتے اللہ ورسولہ اعلم (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، کتاب الایمان)

حضور ﷺ کے روحانی فیوض و برکات سے اکتساب فیض کرتے ہوئے علمائے کرام نے شب قدر کے پوشیدہ ہونے کی بعض حکمتیں بیان فرمائی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1 ...... اگر شب قدر کو ظاہر کر دیا جاتا تو کوتاہ ہمت لوگ اسی رات کی عبادت پر اکتفا کر لیتے اور دیگر راتوں میں عبادات کا اہتمام نہ کرتے اب لوگ آخری عشرے کی پانچ راتوں میں عبادت کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔

2 ...... شب قدر ظاہر کر دینے کی صورت میں اگر کسی سے یہ شب چھوٹ جاتی تو اسے بہت زیادہ حزن وملال ہوتا اور دیگر راتوں میں وہ دلجمعی سے عبادت نہ کر پاتا۔ اب رمضان کی پانچ

طاق راتوں میں سے دو تین راتیں اکثر لوگوں کو نصیب ہو ہی جاتی ہیں۔

3......اگر شب قدر کو ظاہر کر دیا جاتا تو جس طرح اس رات میں عبادت کا ثواب ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ ہے، اسی طرح اس رات میں گناہ بھی ہزار درجہ زیادہ ہوتا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ اس شب میں عبادت کریں وہ ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ اجر وثواب پائیں اور اپنی جہالت وہ کم نصیبی سے اس شب میں بھی گناہ سے باز نہ آئیں تو انہیں شب قدر کی توہین کرنے کا گناہ نہ ہو۔

4......جیسا کہ نزول ملائکہ کی حکمتوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی عظمت بتانے کے لئے زمین پر نازل فرماتا ہے اور اپنے عبادت گزار بندوں پر فخر کرتا ہے۔ شب قدر ظاہر نہ کرنے کی صورت میں فکر کرنے کا زیادہ موقع ہے کہ اے ملائکہ دیکھو! میرے بندے معلوم نہ ہونے کے باوجود محض احتمال کی بناء پر عبادت واطاعت میں اتنی محنت وسعی کر رہے ہیں۔ اگر انہیں بتا دیا جاتا کہ یہی شب قدر ہے تو ان کی عبادت و نیاز مندی کا کیا حال ہوتا۔

5......شب قدر کا پوشیدہ رکھنا اسی طرح سمجھ لیجئے جیسے موت کا وقت نہ بتانا۔ کیونکہ اگر موت کا وقت بتا دیا جاتا تو لوگ ساری عمر نفسانی خواہشات کی پیروی میں گناہ کرتے اور موت سے عین پہلے توبہ کر لیتے۔ اس لئے موت کا وقت پوشیدہ رکھا گیا تاکہ انسان ہر لمحہ موت کا خوف کرے اور ہر وقت گناہوں سے دور اور نیکی میں مصروف رہے۔ اسی طرح آخری عشرے کی ہر طاقت رات میں بندوں کو یہی سوچ کر عبادت کرنی چاہیئے کہ شاید یہی شب قدر ہو۔ اسی طرح شب قدر کی جستجو میں برکت والی پانچ راتیں عبادت الٰہی میں گزارنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں کی باعث بہت سی اہم چیزوں کو پوشیدہ رکھا ہے۔ امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ:

1......اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو عبادت واطاعت میں پوشیدہ رکھا ہے تاکہ لوگ تمام امور

میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں۔

2......اس نے اپنے غصہ کو گناہوں میں مخفی (پوشیدہ) رکھا ہے تا کہ لوگ ہر قسم کے گناہوں سے بچیں۔

3......اپنے اولیاء کو مومنوں میں پوشیدہ رکھا ہے تا کہ لوگ سب ایمان والوں کی تعظیم کریں۔

4......دعا کی قبولیت کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہر نام مبارکہ کی تعظیم کریں۔

5......اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہر نام مبارک کی تعظیم کریں۔

6......صلوٰۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ سب نمازوں کی حفاظت کریں۔

7......موت کے وقت کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہیں۔

8......توبہ کی قبولیت کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ جس طرح ممکن ہو، توبہ کرتے رہیں۔

9......ایسے ہی شب قدر کو پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ رب کریم جل جلالہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل ہمیں شب قدر جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ ہمیں اس رات کی قدر کرنی چاہئے اور اپنے رب کے حضور سچی توبہ کرنی چاہئے تا کہ ہمیں بھی مغفرت کا پروانہ نصیب ہو۔

☆ رمضان المبارک کی پہلی رات سورۂ فتح پڑھے۔ اس سال سے دوسرے سال تک امن میں رہے گا اور ہر رات رمضان المبارک کے مہینہ میں دو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے، اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔ ماہ رمضان المبارک کی تمام راتوں میں سونے کے وقت سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک مرتبہ

پڑھے۔اس کا بھی بے انتہا اجر ہے۔ماہ رمضان کی ہر رات میں یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی،ص 92،مطبوعہ زاویہ پبلشرز،لاہور)

شب قدر کے نوافل

☆ چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر ایک اور اس کے بعد سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے تو موت کی سختیوں سے آسانی ہوگی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا (بحوالہ: نزہۃ المجالس، جلد اول،ص 129،فضائل الایام والشہور،ص 441،مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ،فیصل آباد پنجاب)

☆ دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھے۔سلام پھیرنے کے بعد سات مرتبہ "**استغفر اللّٰہ**" پڑھے تو اپنی جگہ سے اٹھے گا کہ اس پر اور اس کے والدین پر رحمت خدا برسنی شروع ہو جائے گی۔(تفسیر یعقوب چرخی،فضائل الایام والشہور،ص 441،مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ،فیصل آباد کراچی)

☆ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں ہزار محل عنایت فرمائے گا (بحوالہ: فضائل الایام والشہور،ص 441،مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پنجاب)

☆ دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ

اخلاص تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا کرے گا اور اس کے نفل قبول فرمائے گا اور اس کو حضرت ادریس، حضرت شعیب، حضرت داؤد، حضرت ایوب اور حضرات نوح علیہم السلام کا ثواب عطاء فرمائے گا اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا (بحوالہ: فضائل الایام والشہور، ص 442، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، پنجاب)

☆ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے پھر اس نماز بعد سجدہ میں جا کر ایک دفعہ **سبحان اللہ والحمد اللہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر** پڑھے پھر اس کے بعد جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اسے اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے سبب اس کے سب گناہ بخش دے گا (بحوالہ: فضائل الایام والشہور، ص 442، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پنجاب)

☆ ماہ رمضان المبارک کی طاق راتوں میں 100 رکعتیں نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے، یہ مشائخ کا معمول ہے

☆ شب قدر میں دو رکعت نفل پڑھے۔ دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔ اس کے بعد 20 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور فراغت کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص اور اس کے بعد 100 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے پھر 100 مرتبہ درود پاک پڑھے۔

☆ ایک اور روایت میں ہے کہ شب قدر میں دو رکعت نفل پڑھے۔ دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص 3 مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَسُبْحَانَکَ یَاعَظِیْمُ یَاعَظِیْمُ اِغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 95/96 مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور)

☆ ماہ رمضان المبارک کی 27 ویں شب کو 12 رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی، سورۂ قدر اور سورۂ اخلاص 7,7 مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد 100 مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے عذاب قبر دور فرمائے گا اور قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ بلا حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 96، مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور)

ماہ رمضان المبارک میں بزرگانِ دین کے اعراس

1 رمضان المبارک
حضرت سیدنا امام رضا علیہ الرحمہ
علامہ ہدایت اللہ رامپوری علیہ الرحمہ

حضرت پیر محمد قاسم مشوری علیہ الرحمہ
سید حسین علی ادیب رائے پوری علیہ الرحمہ
2رمضان المبارک
حضرت سید ظہور الحسنین شاہ قادری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ عبدالحق جامی علیہ الرحمہ
حضرت اسماعیل چشتی اکبرآبادی علیہ الرحمہ
3رمضان المبارک
حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا
ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمہ
حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ
4رمضان المبارک
حضرت شاہ عبدالہادی صابری علیہ الرحمہ
حضرت شاہ نبی بخش رامپوری علیہ الرحمہ

5رمضان المبارک
حضرت پیر جمیل شاہ داتار علیہ الرحمہ
حضرت پیر سید مزمل حسین شاہ جیلانی علیہ الرحمہ
6رمضان المبارک
حضرت سید صبغت اللہ شاہ اول علیہ الرحمہ
حضرت سید عبدالباری اویسی علیہ الرحمہ
7رمضان المبارک
حضرت داؤد علیہ السلام
حضرت مولانا بدرالدین قادری علیہ الرحمہ
8رمضان المبارک
حضرت شیخ عمادالدین رفیقی علیہ الرحمہ (کشمیر)
حضرت بیدم شاہ وارثی علیہ الرحمہ
9رمضان المبارک
حضرت شیخ حبیب عجمی علیہ الرحمہ

حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر علیہ الرحمہ
10رمضان المبارک
ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
حضرت سید گل بابا میاں علیہ الرحمہ
11رمضان المبارک
حضرت مادھولال حسین علیہ الرحمہ (لاہور)
حضرت پیر سید انور حسین شاہ جماعتی علیہ الرحمہ
مفتی محمد حسین قادری علیہ الرحمہ (سکھر)
12رمضان المبارک
حاجی لعل محمد علیہ الرحمہ
حضرت شاہ قدرت اللہ نیشاپوری علیہ الرحمہ
13رمضان المبارک
حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابوداؤد مدنی علیہ الرحمہ

شاہ محمد نور اللہ فریدی علیہ الرحمہ
14رمضان المبارک
حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ
حضرت سچل سرمست علیہ الرحمہ
حضرت شاہ حمزہ علیہ الرحمہ
حضرت علامہ عبدالقادر رضوی علیہ الرحمہ (فیصل آباد)
15رمضان المبارک
حضرت محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمہ
مفتی فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ
16رمضان المبارک
حضرت سید عقیل کوکانی علیہ الرحمہ
حضرت سید آل محمد علیہ الرحمہ
17رمضان المبارک
یوم شہادت اصحاب بدر رضی اللہ عنہم

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ
18 رمضان المبارک
حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت سید سخی سائیں سہیلی سرکار علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ نور احمد مہاروی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا ریحان رضا خان علیہ الرحمہ
19 رمضان المبارک
حضرت شاہ عمر کابلی علیہ الرحمہ
شیخ محمد حسن امروہی علیہ الرحمہ
20 رمضان المبارک
شیخ قطب الدین چشتی جونپوری علیہ الرحمہ
حضرت مفتی ظفر علی نعمانی علیہ الرحمہ
21 رمضان المبارک

یوم شہادت حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم
حضرت علامہ مفتی محمد صالح اویسی علیہ الرحمہ
22 رمضان المبارک
حضرت شیخ ابوالقاسم محمد سراجی حلّہ علیہ الرحمہ
حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ (برادرِ اعلیٰ حضرت)
23 رمضان المبارک
حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ علیہ الرحمہ
24 رمضان المبارک
حضرت سید یحییٰ زاہد بغدادی علیہ الرحمہ
مفتی سعد اللہ رامپوری علیہ الرحمہ
25 رمضان المبارک
حضرت سیدہ ام کلثوم بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت قاضی سید عبدالملک شاہ علیہ الرحمہ
حضرت صوفی محمد اللہ دتہ علیہ الرحمہ

غزالئ زماں حضرت علامہ سید سعید احمد کاظمی علیہ الرحمہ
26رمضان المبارک
حضرت شاہ آل برکات ستھرے میاں علیہ الرحمہ
مولانا سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمہ
حضرت سید مقبول الرحمن شاہ علیہ الرحمہ
27رمضان المبارک
حضرت امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ
حضرت محمد اسماعیل کرمانوالہ علیہ الرحمہ
حضرت خیر الدین شاہ جیلانی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ عزیزان علی رامیشنی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا محمد سلیم عباس نقشبندی علیہ الرحمہ
28رمضان المبارک
مفتی خلیل خاں برکاتی علیہ الرحمہ
مفتی سید ریاض الحسن ریاض جیلانی علیہ الرحمہ

سید مقبول الرحمن شاہ علیہ الرحمہ (لاہور)
29 رمضان المبارک
حضرت سلیم چشتی علیہ الرحمہ (فتح پور سیکری)
حضرت خواجہ خدا بخش نقشبندی علیہ الرحمہ
30 رمضان المبارک
حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ جمال اولیاء علیہ الرحمہ

پریشانی اور غم دور کرنے کا ایک اور نبوی نسخہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو داہاں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے اور فرماتے:

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ عَنِّی الْهَمِّ وَالْحُزْنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہر فکر اور غم کو مجھ سے دور فرما دے۔

ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی پر پھیرتے اور فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی اَللّٰهُمَّ وَالْحُزْنِ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہر فکر اور غم کو مجھ سے دور فرما دے۔

اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال المکرم

اسلامی سال کے دسویں مہینہ کا نام شوال المکرم ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شول بالفتح سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ اونٹنی کا دم اٹھانا ہے۔اس مہینہ میں بھی عرب کے لوگ سیر وسیاحت اور شکار کھیلنے کے لئے اپنے گھروں سے باہر چلے جاتے تھے۔اس لئے اس کا نام شوال رکھا گیا۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے۔جس کو یوم الرحمۃ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا الہام کیا تھا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا فرمائی اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ پیدا کیا اور اسی دن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی کے لئے منتخب کیا اور اسی دن میں فرعون کے جادوگروں نے توبہ کی تھی (بحوالہ: غنیۃ الطالبین، جلد 2،ص 18، فضائل الایام والشہور،ص 443،مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

شوال المکرم کے نوافل

☆ چاندرات یعنی عید الفطر کی پہلی شب چوبیس رکعات نفل پڑھے 12 سلام کے ساتھ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ والشّمس،سورۂ تکاثر،سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک مرتبہ پڑھے۔سلام پھیرنے کے بعد

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

ایک مرتبہ پڑھے۔اس عمل کا بے حد اجر وثواب ہے۔

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ،ص 97، مطبوعہ زاویہ پبلشرز،لاہور)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان شوال کی پہلی رات یا دن میں نماز عید کے بعد چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند کر دے گا اور اتنے دن تک نہ مرے گا کہ جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا (بحوالہ: فضائل الایام والشہور، ص 448، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، پنجاب)

☆ دوسری روایت میں ہے کہ ماہ شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت نفل پڑھے اور ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر ستر مرتبہ **سبحان اللہ** اور ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک بڑا مکان بنائے گا کہ اس سے بڑا مکان کسی اور کا نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں پوری فرمائے گا (بحوالہ: فضائل الایام والشہور، ص 448، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

☆ ماہ شوال المکرم میں دن یا رات میں آٹھ رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص 25 مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ 70 مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد 70 مرتبہ درود پاک پڑھے۔ ان نوافل کا بڑا اجر ہے۔ اگر پڑھنے والا ماہ شوال المکرم میں انتقال کر گیا تو شہیدوں میں لکھا جائے گا اور بخشا جائے گا

☆ ماہ شوال المکرم میں 6 روزے رکھے اور ہر رات شب بیداری کرے اور 100 رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 10 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، بے انتہا اجر پائے گا۔ (بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 98،

مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور پنجاب)

شوال المکرم کے روزوں کی فضیلت

حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے (بحوالہ: مجمع الزوائد، جلد 3 ص 425، حدیث 5102)

حدیث شریف = حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا (یعنی عمر بھر کے لئے) روزہ رکھا (صحیح مسلم، حدیث 1164، ص 592)

عید کیسے گزاریں

حدیث شریف = حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا کہ جب عید الفطر کی رات آتی ہے (یعنی چاند رات) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے بتاؤ اس مزدور کی اجرت کیا ہونی چاہئے جو اپنا کام پورا کرلے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب اس کی اجرت یہ ہے کہ اسے پورا اجر و ثواب دیا جائے۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔ اے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کردیا پھر با آواز بلند دعا و تکبیر کے ساتھ نکلے ہیں۔ مجھے اپنی عزت کی قسم، اپنے جلال کی قسم، اپنے کرم کی قسم، اپنی شان کی قسم، اپنے بلند مرتبہ کی قسم! میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا پھر رب تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے۔ لوٹ جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ پھر یہ لوگ عیدگاہ سے ایسے لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ

معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد 1، ص 453)

خلاصہ یہ ہے کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتیں بابرکت ہیں۔ ان راتوں میں دین و دنیا کی بھلائیاں مانگنی چاہئیں کیونکہ یہ قبولیت دعا کی راتیں ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ ان راتوں کی انتہائی ناقدری کرتے ہیں۔ عشاء و فجر کی نمازیں باجماعت پڑھنا تو درکنار وہ رات کا بڑا حصہ لہو ولعب اور گناہ کے کاموں میں برباد کرتے ہیں۔ ٹی وی یا ڈش پر ناچ گانے کے پروگرام ہوں یا عید کی خریداری کے نام پر بازاروں میں گھومنا پھرنا اور بے پردہ نامحرموں سے اختلاط یہ سب گناہ کے کام ہیں اور پھر بازار تو وہ جگہ ہے جسے حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ جگہ فرمایا گیا کیونکہ بازاروں میں بکثرت گناہ ہوتے ہیں۔ اس لئے بازاروں میں بقدر ضرورت ہی جانا چاہئے اور عید کے لئے خریداری تو ماہ رمضان سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے۔ بس ان مبارک راتوں میں بلاضرورت شرعی اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ جگہ جانا خود کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

عید کے دن فجر کی نماز باجماعت ادا کریں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ فجر کی نماز کے وقت سو رہے ہوتے ہیں۔ یا غسل کر رہے ہوتے ہیں اور پھر عید کی نماز کے لئے ایسے بھاگتے ہیں، جیسے عید کی نماز فرض ہے۔ یاد رکھئے فجر کی نماز فرض ہے اور فجر کی جماعت واجب ہے، جبکہ عید کی نماز صرف واجب ہے لہٰذا جس طرح عید کی نماز کا اہتمام کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ فجر کی نماز باجماعت کا اہتمام کرنا چاہئے۔

غسل کریں، خوشبو لگائیں اور نئے کپڑے (دھلے ہوئے کپڑے) پہن کر عید کی نماز کے لئے تشریف لائیں۔ نماز پڑھیں، خطبہ خاموشی سے کان لگا کر سنیں، عالم اسلام کے لئے خصوصی دعا کریں اور پھر صلوٰۃ وسلام بحضور سرور کونین ﷺ پڑھیں کیونکہ ہمارے آقا ﷺ نے ہمیں ہر

مواقع پر یاد رکھا۔ہمیں بھی چاہئے کہ عید سعید کے مقدس دن اپنے آقا ﷺ پر کثرت سے درودو سلام پڑھیں۔ پھر اپنے مسلمان بھائیوں سے معانقہ ومصافحہ کریں۔تمام گلے شکوے دور کریں اور عید کی مبارکبادیں۔

جس راستے سے عید کی نماز کے لئے جائیں، واپس گھر اس راستے نہ جائیں بلکہ دوسرے راستے سے گھر جائیں۔ یہ سنت طریقہ ہے، صدقہ فطر ضرور ادا کریں۔نماز عید کے بعد بھی دیا جاسکتا ہے لیکن نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا افضل ہے۔

گھر جاکر اپنے والدین کی دست بوسی کریں اور ان سے دعائیں لیں۔اب عید کا انمول وظیفہ پڑھیں۔

جو شخص عید کے دن 300 مرتبہ یہ دعا پڑھے ''سبحان اللہ و بحمدہ'' اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اس کا ثواب تمام مسلمانوں کو ایصال کردے تو اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی قبر میں ایک ایک ہزار نور داخل فرمائے گا اور جب پڑھنے والا اس دنیا سے جائے گا تو اس کی قبر میں اللہ تعالیٰ ایک ہزار نور داخل فرمائے گا۔

عید کا دن بہت افضل دن ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول بھی فرماتا ہے مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ عید کے دن ویران مساجد کو دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے نمازیوں کو زمین نگل گئی ہو۔سارے کے سارے نمازی غائب ہوجاتے ہیں۔ ہمارے اسلاف عید کس کو تصور کرتے تھے، ان کے لئے عید کا دن کون سا ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک عید کا دن

مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جس روز گناہ نہیں کرتے، وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک عید کا دن

لوگ عید کے دن ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک کمرے میں زاروقطار رو رہے ہیں۔لوگوں نے عرض کی حضور آج عید کا دن ہے۔خوشی کا دن ہے اور آپ رو رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماہ رمضان ہم سے رخصت ہو چکا ہے۔ کیا معلوم ماہ رمضان ہم سے راضی ہو کر گیا ہوگا یا ناراض ہو کر گیا ہوگا؟اس غم میں رو رہا ہوں۔

پیران پیر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک عید کا دن

پیران پیر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک عید کا دن وہ ہوگا جس دن میں ایمان کے ساتھ دنیا میں جاؤں گا۔

ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر خوشی کیا ہوسکتی ہے۔ بندہ مومن خشوع و خضوع سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہوئے اپنی پیشانی کو اس کی بارگاہ میں جھکانے کو حقیقی عید محسوس کرتا ہے۔اس کا شکر ادا کرتا ہے اس عطا ایزدی پر بندۂ مومن کو جو خوشی ہوتی ہے، یہی عید کا اسلامی تصور ہے۔

نئے کپڑے پہننا، سج دھن کے گھر سے نکلنا،عمدہ غذا استعمال کرنے کا نام عید نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی اطاعت میں دن گزارنے کا نام عید ہے۔لہذا عید کے دن بھی کوئی نماز حتیٰ کہ کوشش کریں کہ جماعت بھی فوت نہ ہوتا کہ ہمارا عید کا دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے۔

ماہ شوال المکرم میں بزرگانِ دین کے اعراس

1شوال المکّرم
حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ
حضرت امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ (صاحب قصیدۂ بردہ شریف)
حضرت خواجہ محمد عارف ریواگڑھی علیہ الرحمہ
2شوال المکّرم
حضرت محمد مخدوم سید علاؤالدین سنڈیلہ علیہ الرحمہ
3شوال المکّرم
حضرت ابوصالح نوری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد نقشبندی سیف زماں علیہ الرحمہ
حضرت موسیٰ پاک شہید علیہ الرحمہ
4شوال المکّرم
حضرت سید بدرالدین رفاعی علیہ الرحمہ

حضرت خواجہ عبدالشکور ملنگ بابا علیہ الرحمہ (پشاور)
حضرت سید محمد حسین امیر میاں علیہ الرحمہ
5شوال المکّرم
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ
حضرت سیف الدین عبدالوہاب بن غوث اعظم علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ
حضرت محمد اکبر علی علیہ الرحمہ
6شوال المکّرم
حضرت شیخ عبدالرزاق بن غوث اعظم علیہ الرحمہ
حضرت شاہ شرف الدین منیری علیہ الرحمہ
7شوال المکّرم
حضرت خواجہ ابوہبیرہ بصری علیہ الرحمہ
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد حسن فاروقی علیہ الرحمہ

8شوال المکّرم
حضرت سوید بن سعید ہروی علیہ الرحمہ
حضرت سید عبدالقادر میاں دولہا قادری علیہ الرحمہ
9شوال المکّرم
حضرت شیخ ابوالعباس بغدادی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ عمر چشتی علیہ الرحمہ
10شوال المکّرم
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید علیہ الرحمہ
11شوال المکّرم
شیخ زبیر بن عبدالواحد علیہ الرحمہ
حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ
12شوال المکّرم
حضرت ابوالقاسم قرشی علیہ الرحمہ
حضرت قطب الدین سید کبیر علیہ الرحمہ

13شوّال المکّرم
حضرت امام ابوداؤد علیہ الرحمہ (مؤلف ابوداؤد شریف)
حضرت سید علی فیض آبادی علیہ الرحمہ
حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ
14شوّال المکّرم
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
حضرت سید عظیم الدین مخدوم علیہ الرحمہ
15شوّال المکّرم
یوم شہدائے احد
حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا عبدالرزاق علیہ الرحمہ (امام بخاری کے استاد)
16شوّال المکّرم
حضرت سیدی امام ابوداؤد سلیمان علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ

17شوال المکّرم
حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ
حضرت مرزا اللہ بخش بیگ علیہ الرحمہ
18شوال المکّرم
حضرت خواجہ امین الدین بصری علیہ الرحمہ
حضرت مولوی غلام مصطفی نوشاہی علیہ الرحمہ
19شوال المکّرم
حضرت ہرے بھرے شاہ دہلوی علیہ الرحمہ
حضرت ظریف فیضی چشتی علیہ الرحمہ
20شوال المکّرم
حضرت ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ
حضرت علامہ ظہور الحسن درس علیہ الرحمہ
حضرت مفتی اشرف جلالی کا مونکی علیہ الرحمہ

21شوال المکّرم
حضرت موسیٰ علیہ السلام
حضرت شیخ عبدالوہاب علیہ الرحمہ
22شوال المکّرم
حضرت شیخ احمد بن مبارک علیہ الرحمہ (خادم غوث اعظم)
حضرت شیخ جہانگیر سہروردی علیہ الرحمہ
حضرت صوفی بشیر احمد چشتی علیہ الرحمہ
حضرت سید عبدالرزاق شاہ چراغ علیہ الرحمہ
23شوال المکّرم
حضرت آدم نبوری علیہ الرحمہ
حضرت سید علی بغدادی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ نور حسن مہاروی علیہ الرحمہ
حضرت سید حسنی جیلانی علیہ الرحمہ
24شوال المکّرم
حضرت شاہ محمد صادق علیہ الرحمہ (مارہرہ شریف)
حضرت سید عبدالحکیم آچینی بابا علیہ الرحمہ (پشاور)

25شوال المکّرم
حضرت حبیب اللہ محمد حسن عسکری علیہ الرحمہ
قاضی شہاب الدین علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی محمد مختار احمد نعیمی علیہ الرحمہ
26شوال المکّرم
حضرت سیدنا ابو صالح علیہ الرحمہ
حضرت شاہ دلاور علی ابو العلائی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا فضل الرحمن مدنی علیہ الرحمہ
27شوال المکّرم
حضرت امام ابو القاسم علیہ الرحمہ
حضرت علامہ شبیر حسین حافظ آبادی علیہ الرحمہ
28شوال المکّرم
حضرت شیخ جنید ثانی علیہ الرحمہ
29شوال المکّرم

حضرت خواجہ اسحاق چشتی علیہ الرحمہ
حضرت مفتی غلام رسول جماعتی علیہ الرحمہ
30 شوال المکّرم
حضرت مولانا عبدالغفور علیہ الرحمہ

اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ذوالقعدہ

اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ذوالقعدہ ہے۔ یہ پہلا مہینہ ہے جس میں جنگ وقتال حرام ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ قعود سے ماخوذ ہے جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں اوراس مہینے میں بھی عرب لوگ جنگ وقتال سے بیٹھ جاتے تھے۔یعنی جنگ سے باز رہتے تھے۔اس لئے اس کا نام ذوالقعدہ رکھا گیا۔

ماہ ذوالقعدہ کے روزے

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ذوالقعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک مقبول حج اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے (بحوالہ: رسالہ فضائل والشہور، فضائل الایام الشہور ص 457، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

☆ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پیر کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے (بحوالہ: رسائل فضائل الشہور، فضائل الایام والشہور ص 457، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

ماہ ذوالقعدہ کے نوافل

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 33 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لئے جنت میں اللہ تعالیٰ ہزار مکان یاقوت سرخ کے بنائے گا اور ہر کان میں جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت کے

اوپر ایک حور بیٹھی ہوگی جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہوگی ۔ (بحوالہ: فضائل الایام والشہور ص 450، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد پنجاب)

☆ ماہ ذوالقعدہ کی چاند رات یعنی پہلی شب 30 رکعت نفل پندرہ سلام کے ساتھ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سورۂ نباء ایک مرتبہ پڑھے۔ (وظائف اشرفی)

☆ ماہ ذوالقعدہ کی 9 تاریخ کو ترقی درجات کے واسطے دو رکعت نفل پڑھے۔ دونوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل پڑھے (سورۂ مزمل یاد نہ ہو تو سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے) سلام پھیرنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے۔ (وظائف اشرفی)

☆ ماہ ذوالقعدہ کے آخر میں (آخری دن 29 ذوالقعدہ) چاشت کی نماز ادا کرنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد 11 مرتبہ درود پاک اور 11 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے جو کچھ سجدے میں مانگے گا، عطا کیا جائے گا۔ (بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 98، مطبوعہ زاویہ، پبلشرز لاہور، پنجاب)

☆ ایک اور روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

☆ جو کوئی اس مہینہ میں ہر جمعہ کو چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔

(بحوالہ: رسالہ فضائل الشہور، فضائل الایام والشہور ص 458، مطبوعہ مکتبہ نوریہ، فیصل آباد)

ماہ ذوالقعدہ میں بزرگانِ دین کے اعراس

1ذوالقعدہ
حضرت امام محمد علیہ الرحمہ
حضرت امام طحاوی علیہ الرحمہ
حضرت بابا قدس کشمیری علیہ الرحمہ
حضرت پیر فاروق رحمانی علیہ الرحمہ
2ذوالقعدہ
حضرت شیخ حماد بن ابو حنیفہ علیہ الرحمہ
حضرت مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (مصنف بہار شریعت)
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمہ
3ذوالقعدہ
حضرت شاہ محمد قمیص گیلانی علیہ الرحمہ

حضرت بابا محمد مہدی کشمیری علیہ الرحمہ
4ذوالقعدہ
حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ (لواری شریف)
حضرت خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد زبیر مجددی علیہ الرحمہ
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری علیہ الرحمہ
5ذوالقعدہ
حضرت محمد بغدادی بن ابوفضل غوث اعظم علیہ الرحمہ
حضرت دیوان محمد اشرف علیہ الرحمہ
6ذوالقعدہ
حضرت مولانا عبدالرحمن سندھی علیہ الرحمہ
7ذوالقعدہ
حضرت امام ابراہیم بن ابوحنیفہ علیہ الرحمہ
حضرت مولانا فخرالدین ابراہیم عراقی علیہ الرحمہ

حضرت شاہ ولی الدین علیہ الرحمہ
8ذوالقعدہ
حضرت امام ابوالحسن علی دارقطنی علیہ الرحمہ
حضرت دیوان محمد احمد علیہ الرحمہ
9ذوالقعدہ
حضرت شیخ صدرالدین حاجی چراغ علیہ الرحمہ
حضرت شاہ بھکاری علیہ الرحمہ
حضرت شاہ منصور عظیم آبادی علیہ الرحمہ
10ذوالقعدہ
حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمہ
حضرت حاجی بابا عمر برکاتی علیہ الرحمہ
11ذوالقعدہ
حضرت ابوصالح موسیٰ حنبلی علیہ الرحمہ
حضرت سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمہ

حضرت سید حلیم شاہ چشتی علیہ الرحمہ
12ذوالقعدہ
حضرت شاہ کمال الدین کوفی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ نظام الدین ولی نگرامی علیہ الرحمہ (اورنگ آبادی)
حضرت پیر سید میوہ شاہ غازی علیہ الرحمہ
13ذوالقعدہ
حضرت شاہ سلیمان قادری علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی علیہ الرحمہ
حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ (فردوس کالونی)
14ذوالقعدہ
حضرت سید فضل اللہ علیہ الرحمہ (کالپی شریف)
حضرت ابوالحسن دراج علیہ الرحمہ
حضرت مولوی سعید احمد بغدادی علیہ الرحمہ
15ذوالقعدہ

حضرت ابوالحسن محمد بن شمعون علیہ الرحمہ
حضرت شاہ عبدالسلام قلندر علیہ الرحمہ
حضرت شیخ احمد البخاری علیہ الرحمہ
16ذوالقعدہ
حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ
حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی نیشاپوری علیہ الرحمہ
حضرت شاہ سراج الحق والدین چشتی فیض آبادی علیہ الرحمہ
17ذوالقعدہ
حضرت شیخ عبداللطیف علیہ الرحمہ
حضرت شاہ غلام حسین چشتی علیہ الرحمہ
18ذوالقعدہ
حضرت خواجہ عبدالرشید پانی پتی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی محمد امین عطاری علیہ الرحمہ
19ذوالقعدہ
حضرت شیخ حامد قادری علیہ الرحمہ

حضرت خواجہ محبوب اللہ علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابراہیم چشتی علیہ الرحمہ
20ذوالقعدہ
حضرت بلال ابدال چشتی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ لطف اللہ انبالوی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ عبدالغنی حنفی رامپوری علیہ الرحمہ
21ذوالقعدہ
حضرت بابا بہاؤالدین اصفہانی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ مراداللہ لکھنوی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ محمد سہیل تستری علیہ الرحمہ
22ذوالقعدہ
حضرت بابا بہاؤالدین شاہ علیہ الرحمہ (ممبئی)
حضرت علامہ ملا احمد جیون علیہ الرحمہ
حضرت فخرالدین ابراہیم عراقی علیہ الرحمہ

23ذوالقعدہ
حضرت امام رضا علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابوالقری علیہ الرحمہ
24ذوالقعدہ
حضرت شیخ فضل نثار علیہ الرحمہ
حضرت احمد شاہ مشہدی علیہ الرحمہ
25ذوالقعدہ
حضرت خواجہ ضیاء الدین کالپوری علیہ الرحمہ
حضرت میر غلام علی بلگرامی علیہ الرحمہ
حضرت سید پیر اختر حسین جماعتی علیہ الرحمہ
26ذوالقعدہ
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ
حضرت مجد دالدین یوسف علیہ الرحمہ
حضرت شاہ نجیب قلندر علیہ الرحمہ
حضرت بندگی شیخ محمد امیٹھوی علیہ الرحمہ

27ذوالقعدہ
حضرت خواجہ کمال الدین علیہ الرحمہ
حضرت سید جلال متقی بغدادی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ مغان الوجود فیض آبادی علیہ الرحمہ
28ذوالقعدہ
حضرت خواجہ حسن محمد علیہ الرمہ
حضرت شاہ عبدالرزاق علیہ الرحمہ
حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ
حضرت ابوالقاسم سلیمان بن محمد طبرانی علیہ الرحمہ
29ذوالقعدہ
حضرت ابوالحسن جمال الدین علیہ الرحمہ
حضرت مولانا مفتی محمد نقی علی خان علیہ الرحمہ (والد ماجد اعلیٰ حضرت)
حضرت ابواسحق ابراہیم گازرونی دمشقی علیہ الرحمہ
حضرت ابوعبداللہ درامی علیہ الرحمہ

30ذوالقعدہ
حضرت ابومحمد ابن صباغ علیہ الرحمہ
حضرت محمد امین منطقی معروف بہ میر بابادیسی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ غلام قطب الدین الہ آبادی علیہ الرحمہ

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجۃ الحرام

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ اس ماہ میں لوگ حج کرتے ہیں اور اس کے پہلے عشرہ کا نام قرآن مجید میں ''ایام معلومات'' رکھا ہے بلکہ پہلے عشرہ کی دس راتوں کی رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں قسم یاد فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

والفجر ۝ ولیال عشر ۝

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی (سورۂ فجر آیت 1-2، پارہ 30)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایام اللہ تعالیٰ کو کتنے پیارے ہیں۔ اب احادیث کی روشنی میں اس مہینے کی فضیلت و اہمیت سنتے ہیں۔

☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے (یعنی صرف وہ مجاہد افضل ہوگا جو جان مال قربان کرنے میں کامیاب ہوگیا)

(بحوالہ: صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 969، ص 333)

☆ حدیث پاک میں ہے اللہ تعالیٰ کو عشرہ ذوالحجۃ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسند نہیں۔ اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے (سنن ترمذی، جلد 2، ص 192، حدیث 758)

☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عرفہ (یعنی 9 ذوالحجہ) کا روزہ ایک سال قبل اور سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے

(بحوالہ: صحیح مسلم، حدیث 196، ص 590)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ عرفہ (یعنی 9 ذوالحجہ) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے (شعب الایمان، جلد 3 حدیث 3764، ص 357) مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے، اسے عرفہ (یعنی 9 ذوالحجہ) کا روزہ مکروہ ہے۔

☆ حضرت ابن خزیمہ وابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول پاک ﷺ نے عرفہ کے دن (حاجی کو) عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(صحیح ابن خزیمہ، حدیث 2101، ص 292)

ماہ ذوالحجہ کے نوافل

☆ حدیث شریف میں ہے کہ اول رات (پہلی شب) ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بے شمار ثواب لکھتا ہے۔

☆ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا جو شخص دسویں ذوالحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے گا اور اس کے ہر بال کے بدلہ ہزار نیکیاں لکھے گا اور اسے ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

☆ ماہ ذوالحجہ (کسی بھی دن یا رات) میں دو رکعت نفل پڑھے، دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ایک مرتبہ پڑھے، اس نماز کا پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا۔

☆ ماہ ذوالحجہ کی دسویں شب میں بارہ رکعتیں نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔ دونوں

رکعتوں میں سوآیات قرآنیہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سات مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ مَاعَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ فِیْ ھٰذِہِ السَنَۃِ مِمَّا تَنْھیٰ عَنْہُ وَلَمْ تَرْضَہٗ وَسِیْتُہٗ وَلَمْ تَنْسَہٗ حَلِمْتَ عَنِّیْ بِقُدْرَتِكَ عَلیٰ عَقُوْبَتِیْ وَدَعَوْتَنِیْ اِلیٰ التَّوْبَۃِ بَعْدَ جُرْءَ تِیْ عَلَیْكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْھَا یَاغَفُوْرُ فَاغْفِرْلِیْ مَاعَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ تَرْضَاہُ وَوَدَعَوْتَنِیْ عَلَیْہِ التَّوَّابَ وَلَا تَقْطَعْ رِجَائِیْ یَاعَظِیْمَ الرَّجَاءِ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o

(بحوالہ: وظائف اشرفی مصنف: حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، ص 89، مطبوعہ زاویہ پبلشرز، لاہور پنجاب)

☆ اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت نفل پڑھے جن کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین مرتبہ، سورۂ اخلاص تین مرتبہ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِیْ اَلْعِزَّتِ وَالْجَبَرُوْت سُبْحَانَ ذِیْ الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِیْ اَلْحَیِّ اَلَّذِیْ لَایَمُوْتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحیِ وَ یَمُوْتُ وَھُوَ یُحیِّ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ اَلْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً عَلٰی کُلِّ حَالٍ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَان

پھر جو چاہے دعا مانگے تو اس کے لئے اجر ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا ہو اور سرورکائنات ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت کی ہو، اور اگر دس راتوں میں اس نماز کو اسی ترکیب سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرلے گا اور اس کی برائیاں مٹا دے گا اور کہا جائے گا کہ اب نئے سرے سے عمل شروع کر (غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 26/25، فضائل الایام والشہور ص 487-488، مطبوعہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

☆ جو شخص ذوالحجہ کے جمعہ کے روز چھ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد

سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیر کر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَلْمَلِکُ اَلْحَقُّ اَلْمُبِیْن دس مرتبہ پڑھے اور درود شریف دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

☆ عرفہ کی رات دو رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے اس کو بمعہ اس کے ستر آدمی بخشے گا۔

☆ جو شخص دسویں شب یعنی ذوالحجہ کی دسویں شب بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس نے ستر سال کی عبادت کا ثواب حاصل کیا اور تمام گناہوں سے پاک ہو گیا۔

☆ ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص، ایک مرتبہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر دفعہ درود شریف پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے۔

(بحوالہ: فضائل الایام والشہور ص 489-490، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

عید کے دن کا انمول وظیفہ

عید کے دن طلوع آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب سے قبل 300 مرتبہ **سبحان اللہ و بحمدہ** پڑھ کر اس کا ثواب تمام مرحومین کو ایصال کرے تو اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی قبروں میں ہزار نور داخل فرمائے گا اور جب یہ پڑھنے والا اس دنیا سے رخصت ہو گا تو اس کی قبر میں بھی ہزار نور داخل ہوں گے۔

ماہ ذوالحجہ میں بزرگان دین کے اعراس

1ذوالحجہ
حضرت سید عبدالاول سمرقندی علیہ الرحمہ
حضرت سید معین الدین سملکی علیہ الرحمہ
2ذوالحجہ
حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام
حضرت خواجہ ابوالحسن علیہ الرحمہ
3ذوالحجہ
حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام
حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام
حضرت خواجہ قبلۂ عالم نور محمد مہاروی چشتی علیہ الرحمہ
قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاءالدین مدنی علیہ الرحمہ
4ذوالحجہ
حضرت خواجہ ابوالحسین فضیل علیہ الرحمہ
حضرت علامہ سید ریاض الدین سہروردی علیہ الرحمہ

5ذوالحجہ
حضرت قیام الدین علیہ الرحمہ
حضرت سید شاہ جی محمد شیر میاں علیہ الرحمہ
6ذوالحجہ
حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی علیہ الرحمہ
حضرت زندہ شاہ علیہ الرحمہ
7ذوالحجہ
حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
حضرت سید عبدالرزاق نور العین علیہ الرحمہ
حضرت ابوبکر احمد خطیب بغدادی علیہ الرحمہ
حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمہ (کھری شریف)
حضرت خواجہ محمد عیسیٰ شاہ علیہ الرحمہ
8ذوالحجہ
حضرت شیخ سخی سلطان منگھو پیر علیہ الرحمہ

حضرت قطب الدین قطب عالم علیہ الرحمہ
حضرت صوفی حاجی کریم بخش علیہ الرحمہ
9ذوالحجہ
حضرت امام مسلم بن عقیل علیہ الرحمہ
حضرت فقیہ اعظم ہند ناگپور علیہ الرحمہ
حضرت مفتی عبدالسبحان قادری علیہ الرحمہ
حضرت قاری طفیل نقشبندی علیہ الرحمہ
10ذوالحجہ
حضرت سلطان جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ
حضرت قاضی شمس الدین محمد جزری علیہ الرحمہ
11ذوالحجہ
حضرت سیدنا بہاؤالدین شطاری علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابوطاہر محمد دہلوی علیہ الرحمہ
12ذوالحجہ

حضرت شیخ بہاؤالدین علیہ الرحمہ (دولت آباد)
13ذوالحجہ
سائیں محمد عبداللہ ساقی علیہ الرحمہ
حضرت شیخ ابراہیم کرمان شاہی علیہ الرحمہ
حضرت غازی عبدالقیوم شہید علیہ الرحمہ (میوہ شاہ)
14ذوالحجہ
حضرت شاہ حسین گجراتی علیہ الرحمہ
حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا مشتاق احمد حسینی علیہ الرحمہ
حضرت حافظ ہدایت اللہ رامپوری علیہ الرحمہ
15ذوالحجہ
حضرت یعقوب علیہ السلام
حضرت خواجہ اسحاق مرادآبادی علیہ الرحمہ
حضرت پیر سمیع اللہ چشتی شہید علیہ الرحمہ (سوات)

16ذوالحجہ
حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا
حضرت ابوالفرح فراغی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا محمد امین بدایونی علیہ الرحمہ
17ذوالحجہ
حضرت شیخ محمد حمیدی اندلسی علیہ الرحمہ
حضرت حافظ محمد امین لاہوری علیہ الرحمہ
18ذوالحجہ
حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
حضرت شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ
19ذوالحجہ
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ (وزیرآباد)
حضرت سید نور محمد گیلانی علیہ الرحمہ
حضرت ابوالحسن احمد نوری علیہ الرحمہ

20ذوالحجہ
حضرت عبداللہ شاہ غازی علیہ الرحمہ
21ذوالحجہ
حضرت محمد بن قاسم علیہ الرحمہ
حضرت محمد جام طوسی علیہ الرحمہ
شیخ عبدالحمید غوری علیہ الرحمہ
22ذوالحجہ
حضرت صدرالدین محمد عارف باللہ علیہ الرحمہ
حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ افتخار احمد قادری علیہ الرحمہ
23ذوالحجہ
ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا
24ذوالحجہ

حضرت خواجہ محمد عمر پارسا نقشبندی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمہ
25ذوالحجہ
حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج علیہ الرحمہ
حضرت آغا سید رہبر حسین شاہ مظہر گیلانی علیہ الرحمہ
حضرت بچل شاہ مستان بابا علیہ الرحمہ
حضرت غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ
26ذوالحجہ
حضرت ابو عمر عبد الملک گازرونی علیہ الرحمہ
27ذوالحجہ
حضرت ابو بکر شبلی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا بہاؤ الدین یمنی علیہ الرحمہ
حضرت شاہ داؤد مصری علیہ الرحمہ
28ذوالحجہ
حضرت شیخ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

حضرت شیخ محمد صدیق صابری علیہ الرحمہ
حضرت محمد معین الدین قادری علیہ الرحمہ
29 ذوالحجہ
حضرت ابوعبداللہ سنجری علیہ الرحمہ
حضرت محمد ظہیر قاسمی علیہ الرحمہ (چیچہ وطنی)
30 ذوالحجہ
حضرت ابوعمر بغدادی علیہ الرحمہ

امام حسن رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عجیب دعا سکھائی

28: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وظیفہ مقرر تھا ایک لاکھ درہم۔ایک ماہ وظیفہ آنے میں دیر ہوگئی اور بڑی تنگی آئی تو خیال آیا کہ خط لکھ کر یاد دلاؤں، قلم اور دوات منگوایا پھر یکدم چھوڑ دیا۔قلم کاغذ سرہانے رکھ کر سو گئے۔خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا،حسن! میرے بیٹے ہو کر مخلوق سے مانگتے ہو؟ کہا: تنگی آ گئی ہے تو فرمایا: تو میرے اللہ سے کیوں نہیں مانگتا؟ کہا: کیا مانگوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مندرجہ ذیل دعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُو اَحَدًا غَیْرَكَ اللّٰھُمَّ وَ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصَرَ

عَنْهُ عَمَلِي وَلَمْ تَنْتَهِ إِلَيْهِ رَغْبَتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِمَّا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِي بِهٖ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دل کو اپنی امیدوں سے وابستہ فرما اور اپنے علاوہ سب سے ہماری امیدیں ختم فرما، یہاں تک کہ تیرے علاوہ کسی سے امید نہ ہو۔ اے اللہ! میری قوت کمزور ہوگئی، امید ختم ہوگئی اور میری رغبت تیری طرف ختم نہیں ہوئی، نہ میرا سوال تجھ تک پہنچ سکا اور میری زبان پر وہ یقین نہ جاری ہوسکا جو تو نے اولین و آخرین کو دیا۔ اے رب العالمین مجھے بھی اس کے ساتھ خاص کردے۔

کیا زبردست دعا ہے۔ بیٹا یہ دعا مانگ۔ چند دن کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ کے بجائے پندرہ لاکھ درہم بھجوادیئے۔ (ابن ابی الدنیا، 86/3)

پیر کے دن کے نوافل

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیر کے روز سورج نکلنے کے (بیس منٹ بعد) جو مسلمان دو رکعت نماز پڑھتا ہے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ استغفار اور دس مرتبہ درود پڑھے تو رب تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

☆ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص پیر کے روز بارہ رکعت نماز (نفل) پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے اور نماز سے فارغ ہوکر بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور بارہ مرتبہ استغفار پڑھے تو قیامت کے دن ایک صدا لگانے والا اس کو پکار کر کہے گا کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے، وہ حاضر بارگاہِ الٰہی ہو اور بارگاہِ رب العزت سے اپنے ثواب کا حصہ حاصل کرے۔

جب وہ شخص حاضر ہوگا تو اس کو ایک ہزار بہشتی جوڑے دیئے جائیں گے اور اس کے سر پر بزرگی کا تاج رکھا جائے گا اور پھر اسے کہا جائے گا کہ بہشت میں داخل ہو تو لاکھ فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک فرشتہ کے ہاتھ میں تحفہ ہوگا اور یہ فرشتے اس کے پیچھے چلیں گے، یہاں تک کہ وہ ایک ہزار نورانی محلات سے گزرے گا۔ (بحوالہ: احیاء العلوم جلد اول، ص 20، غنیۃ الطالبین، ص 140)

پیر کی رات کے نوافل

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پیر کی

رات چار رکعت (نفل) پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورۂ اخلاص، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تیس مرتبہ سورۂ اخلاص، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد 75 مرتبہ درود پاک پڑھ کر بارگاہ رب العزت میں اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس کی حاجت پوری فرمادے گا اور اس نماز کا نام نمازِ حاجت ہے۔

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی پیر کی رات اس طرح دو رکعت (نفل) پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد پندرہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے پھر پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا نام جنتیوں کی فہرست میں لکھ دے گا۔ اگرچہ وہ دوزخ کے قابل ہو، اس کے سب ظاہری گناہ بخش دے گا اور ہر آیت کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب لکھ دے گا۔ اگر وہ اس پیر سے لے کر دوسرے پیر کے درمیان مر گیا تو شہیدوں میں داخل ہوگا۔ (بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 206، غنیۃ الطالبین، جلد 2، ص 143)

منگل کے دن کے نفل

☆ حضرت یزید رقاشی رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی منگل کے دن سورج نکلنے کے (بیس منٹ) بعد دس رکعت (نفل) پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھتا ہے تو 70 دن تک اس آدمی کے نامۂ اعمال میں اس کا گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر 70 دن کے اندر مر جائے تو اس کو شہید کا درجہ عطا کیا جاتا ہے اور اس کے

70 برس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔(احیاء العلوم، جلد اول، ص 204، غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 140)

منگل کی رات کے نوافل

☆ آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو منگل کی رات میں بارہ رکعت (نفل) پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا محل بناتا ہے جس کے طول وعرض میں دنیا کی سات مثلیں سما جائیں۔

(غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 143)

☆ جو شخص منگل کی رات دو رکعت نماز (نفل) اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص، پندرہ مرتبہ سورۂ فلق اور پندرہ مرتبہ سورۂ ناس پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد پندرہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے، اسے بہت اجر ملے گا۔

(بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 204)

☆ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص منگل کی رات دو رکعت نماز (نفل) پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر سات مرتبہ اور سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادے گا۔(بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 204)

بدھ کے دن کے نفل

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العزت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بدھ کے روز آفتاب نکلنے کے (بیس منٹ) بعد بارہ رکعت نماز (نفل) ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص، تین

مرتبہ سورۂ فلق اور تین مرتبہ سورۂ ناس پڑھے تو اس آدمی کو عرش الٰہی کے پاس سے ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے، اے خدا کے بندے! تیرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور قبر کے عذاب کی تنگی اور تاریکی بھی دور کر دی گئی ہے اور قیامت کی سختی سے بھی تجھے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اب تو آئندہ کے واسطے نیک عمل کر اور پھر اس دن کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔ (بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 205، غنیۃ الطالبین جلد 2، ص 141)

بدھ کی رات کے نفل

1 ...... نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات دو رکعت نماز (نفل) پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق دس مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس دس مرتبہ پڑھے تو 70 ہزار فرشتے ہر آسمان سے اترتے ہیں اور اس کا ثواب قیامت کے دن تک لکھتے رہیں گے۔ (بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 206، غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 143)

2 ...... سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات چھ رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ آخر آیت تک پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

تو اللہ تعالیٰ اس کے 70 سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے دوزخ سے آزادی کی سند لکھ دیتا ہے۔ (احیاء العلوم، جلد اول، ص 206)

جمعرات کے دن کے نفل

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو

شخص جمعرات کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت (نفل) پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی 100 مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 100 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد 100 مرتبہ درود پاک پڑھے تو رب تعالیٰ اس کو رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھنے والوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔ نیز اس کو اتنا ثواب دیا جاتا ہے کہ جتنا خانہ کعبہ کے حاجیوں کو ملتا ہے اور اس کے واسطے اتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جتنے مومن ہیں۔

(بحوالہ: احیاء العلوم جلد اول، ص 205، غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 141)

جمعہ کے دن کے نوافل

1 ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا سارا دن نماز پڑھنے کے واسطے ہے جو مسلمان آفتاب نکلنے کے (بیس منٹ) بعد کامل وضو کرے اور چاشت کی دو رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ 200 نیکیاں اس کو عطا فرماتا ہے اور اس کی 200 برائیاں مٹا دیتا ہے۔

2 ...... اگر کوئی چار رکعت نماز (نفل) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے 400 درجے بہشت میں بلند کرتا ہے۔

3 ...... اگر کوئی 8 رکعت نماز (نفل) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے 800 درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

4 ...... اگر کوئی بارہ رکعت نماز (نفل) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دو ہزار اور دو سو نیکیاں مرحمت فرماتا ہے اور دو ہزار دو سو گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں دو ہزار دو سو درجے بلند کرتا ہے۔ (بحوالہ: احیاء العلوم جلد اول، ص 205، غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 141)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورکائنات ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے روز جامع مسجد میں داخل ہو اور نماز سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے تو مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔ (بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 205)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جمعہ کے دن صبح کی نماز (فجر) باجماعت ادا کرے پھر سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھا رہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اسے 70 درجے بہشت میں عطا فرمائے گا اور ہر درجہ کے درمیان اس قدر فاصلہ ہوگا جتنا کہ تیز گھوڑا جو 70 سال دوڑ کر طے کرے۔

اور اگر کوئی جمعہ کی نماز باجماعت پڑھے تو اس کو بہشت میں 50 درجے عطا کئے جائیں گے اور ہر درجے کے درمیان اس قدر فاصلہ ہوتا ہے، جتنا تیز گام گھوڑا 50 سال میں دوڑ کر فاصلہ طے کرتا ہے۔

اور جو کوئی عصر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے 8 غلاموں کو آزاد کیا ہو۔

اور اگر کوئی مغرب کی نماز باجماعت ادا کرے تو گویا وہ ایک مقبول حج اور مقبول عمرہ ادا کرتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان دو رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور 25 مرتبہ سورۂ فلق پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص اور 20 مرتبہ سورۂ ناس پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد 50 مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے تو یہ شخص اپنے مرنے سے پہلے

رب تعالیٰ کا خواب میں دیدار کرے گا اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔ (بحوالہ: غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 141)

☆ ایک اعرابی بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ مدینہ طیبہ سے بہت فاصلہ پر ایک جنگل میں رہتے ہیں اور اتنی طاقت نہیں کہ ہر جمعہ میں ہم آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوسکیں۔ آپ مجھے کوئی ایسی تدبیر بتا دیں کہ میں اپنی قوم میں جمعہ کی فضیلت اور جماعت کی حاضری کی بزرگی حاصل کرسکوں اور اپنی قوم کے لوگوں کو بھی اس سے خبردار کروں۔

تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اعرابی جمعہ کے دن جب سورج بلند ہو تو اس وقت دو رکعت نماز (نفل) پڑھا کر اور اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پڑھنا، سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنا اور اس کے بعد چار چار رکعت کر کے آٹھ رکعت نماز پڑھنا سلام پھیرنے کے بعد وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنا اس خدا کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جو مومن مرد یا عورت اس نماز کو ایسا ہی ادا کرے، جیسا میں نے فرمایا ہے، تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ بہشت میں داخل ہوگا اور ابھی وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ کو بخش دے گا جبکہ وہ مسلمان ہوں گے اور عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والا یہ صدا دے گا کہ جس قدر تو نے پہلے گناہ کئے تھے، وہ سب بخش دیئے گئے ہیں اور اب نئے سرے سے عمل کر (غنیۃ الطالبین، جلد اول، ص 142)

جمعہ کی رات کے نوافل

☆ سرکار کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان دو

رکعت نماز (نفل) پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص اور پانچ مرتبہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور ثواب والدین کو ایصال کرے۔ تو ایسا کرنے سے اس نے اپنے ماں باپ کا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ وہ ان کا نافرمان بھی رہا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو صدیقین اور شہداء کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 206، غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 143)

☆ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی جمعہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز (نفل) پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو گویا اس نے بارہ سال کے دنوں کا روزہ رکھا اور ان کی راتوں میں مصروف عبادت رہا۔ (احیاء العلوم، جلد اول، ص 207)

ہفتہ کے دن کے نفل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سنیچر کے دن چار رکعت نماز (نفل) ادا کرے، اسے ہر حرف کے عوض ایک سال کے دنوں کے روزوں اور سال کی راتوں کے قیام کا اجر عنایت فرماتا ہے اور ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور قیامت کے روز انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء عظام کے ساتھ عرش الٰہی کے نیچے جگہ پائے گا۔ (احیاء العلوم، جلد اول، ص 205، غنیۃ الطالبین)

ہفتہ کی رات کے نفل

سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی ہفتہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نفل ادا کرے تو اس کے لئے جنت میں محل تیار کیا جاتا ہے اور گویا اس نے ہر مومن مرد اور

مومنہ عورت پر صدقہ کیا اور یہودیت سے بیزار ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے۔(احیاء العلوم، جلد اول، ص 207، غنیۃ الطالبین، جلد دوم، ص 144)

اتوار کی رات کے نفل

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور کائنات ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی اتوار کی رات 20 رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص 50 مرتبہ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد 100 مرتبہ استغفار پڑھے، 100 مرتبہ اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے استغفار کرے پھر 100 مرتبہ درود پاک پڑھے اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طاقت وقوت کی طرف متوجہ ہو اور پھر یہ دعا پڑھے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ اٰدَمَ صِفْوَۃُ اللّٰہِ وَفِطْرَتُہٗ وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَمُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَمُحَمَّدًا حَبِیْبُ اللّٰہِ

تو اس شخص کو ان لوگوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا ثابت نہیں کرتے۔

نیز اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو ان لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا جو امن پانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔
(بحوالہ: احیاء العلوم، جلد اول، ص 204، غنیۃ الطالبین، ص 142)

بے خوابی (نیند نہ آتی ہو) کا علاج

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ

كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ اَنْ يَبْغِى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

(ترمذی، جلد دوم، حدیث 1449، ص 629، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جسے رات کو نیند نہ آتی ہو، وہ سونے سے قبل ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے